صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 30 جولائی 2021ء بمطابق 19 ذی الحج 1442 ہجری صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ

وَالْعَصْرِO اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍO اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا Oوَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ O وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔

(ترجمہ): زمانے کی قسم۔ انسان درحقیقت بڑے خسارے میں ہے۔ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave Applications: جناب فضل شکور خان صاحب، منسٹر آج کے لئے، جناب فہیم احمد صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب فضل حکیم خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب اجمل خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب سراج الدین صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب انور زیب خان صاحب، منسٹر آج کے لئے، جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر آج کے لئے، جناب ویلسن وزیر صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب اقبال وزیر صاحب، منسٹر آج کے لئے، محترمہ آسیہ اسد صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ سمیہ بی بی صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ بصیرت خان صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب کامران بنگش صاحب، منسٹر آج کے لئے، سردار یوسف زمان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب شفیق شیر صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب ہدایت الرحمان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ انیتہ محسود صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے،

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Nomination of the ‘Panel of Chairmen’.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ Nomination وغیرہ کرلوں۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: ‘Panel of Chairmen’: In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakthunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current session:

1. Mr. Muhammad Idrees;
2. Dr. Asia Asad;
3. Mr. Abdul Salam; and
4. Maulana Lutf-ur-Rehman.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions':.In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker:

1 Mr. Muhammad Idrees;
2. Mr. Sultan Muhammad Khan;
3. Mr. Arshad Ayub Khan;
4. Mr. Asif Khan;
5. Mr. Khushdil Khan; and
6. Malik Badshah Saleh Khan.

جناب سپیکر: جی خوشدل خان ایڈوکیٹ صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: Thank you very much. اگر آپ بزنس کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں، میرا General Point of Order ہے، کوئی Legal نہیں ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میرا General Point of Order ہے، جس طرح آپ کی مرضی ہو، جس طرح آپ کا حکم ہو، میں دو تین باتیں کرلیتا ہوں۔

جناب سپیکر: کرلیں جی۔

رسمی کارروائی

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: Thank you. بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ میں عرض کرتا ہوں، کیونکہ میں قانون سے واقف ہوں، Point of Order وہ ہوتا ہے جو Legal ہو یا Proceedings میں کسی قسم کی Constitutional غلطی ہو رہی ہو لیکن میں General Point of Order پر بات کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ جو عوام کے مسائل ہیں، سب سے جو دیرینہ مسئلہ ہے، عوام کا، خاص کر پختونخوا کا اور پھر ہمارے حلقے کا، وہ یہ ہے کہ بجلی کی لوڈشیڈنگ، اس

طرح گیس کی لوڈشیڈنگ، آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمیشہ عید کے دنوں میں پیسکو والے بجلی لوڈشیڈنگ نہیں کرتے، جو اعلانیہ شدہ ہو وہ بھی نہیں کرتے لیکن اس دفعہ انہوں نے عید کے ایام میں بھی اتنی بے انتہا اور بے دردی سے لوڈشیڈنگ کی کہ جو عیدالاضحیٰ کا گوشت تھا، جو قربانی کا گوشت تھا وہ بھی ضائع ہو چکا۔ دوسری بات یہ ہے، اس دوران میں پیسکو کے چیف سے رابطہ کرکے تھک چکا ہوں، ایکسئین کے ساتھ رابطہ کرکے تھک چکا ہوں، اب نہ وہ ہم سے ملتے ہیں نہ ہماری بات سنتے ہیں، ہم کہاں جائیں گے؟ جب ہم ٹیلیفون کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ وہ اسلام آباد میں میٹنگ میں ہیں، وہ فلاں جگہ پر میٹنگ میں ہیں، اس پر آپ نے ان کو کافی دفعہ اسمبلی میں بلایا ہے، آپ نے ان کو باتیں بھی کیں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ ہم نے کیا گناہ کیا ہے؟ اگر ہم بجلی بل اٹھاتے ہیں تو بل زیادہ آتے ہیں اور وہ ہم ادا کرتے ہیں۔ اس طرح گیس کا معاملہ ہے، اب گیس بھی ہماری نہیں ہے، پھر یہ گرمیوں کے موسم میں گیس کا نہ ہونا عقل سے باہر کی بات ہے، گرمی کو دیکھیں، گیس کی نایابی کو دیکھیں، وجہ کیا ہے؟ پھر ہمارے علاقے میں پانی بھی نہیں ہے، اس وقت پانی کے لئے بھی لوگ جھگڑے کر رہے ہیں کیونکہ جب بجلی نہیں ہوتی، جب گیس نہیں ہوتی تو ٹیوب ویل بھی کام نہیں کرتے۔ میری دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر آپ کو بھی پتہ ہوگا کہ ابھی Recently PMS کا امتحان ہو چکا ہے، پریس کلب کے سامنے ان نوجوانوں نے دھرنا بھی دیا ہے، پبلک سروس کمیشن نے اپنی طرف سے ایک پالیسی بنا رکھی ہے، Regulations میں امنڈمنٹ لائی ہے جو کہ Rules سے متضاد ہے، انہوں نے PMS کے لئے ایک Aptitude test رکھا ہے، انہوں نے Seventy marks کی حد لگائی ہے اور جو بھی Seventy marks لے لیں گے تو He will be eligible to appear in the written examination, as prescribed by the rules اور اس Rule (6) میں لکھا گیا تھا کہ جس میں Written examination ہو، اس کے لئے یہ Aptitude test یا Screening test نہیں ہوا کرتا لیکن انہوں نے کر دیا جس کی وجہ سے ہمارے بہت سے نوجوان اس سے رہ چکے ہیں، لہذا میں اس اسمبلی کے ساتھیوں سے اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ پبلک سروس کمیشن کو ہدایت کریں کہ آپ اس کو Revisit کریں، کیونکہ بہت سارے لڑکے رہ چکے ہیں، بہت نوجوان ایسے ہیں جنہوں نے غربت میں اتنی تعلیم حاصل کرکے وہ امتحان دیتے ہیں، پھر ان کو کہیں کہ آپ Eligible نہیں ہیں، Written examination ابھی تک نہیں ہوا۔ تیسرا جو

میراGeneral pointہے،وہAttached departmentsکے آفیسرز کے الاؤنسز کا ہے، یہ بہت زیادتی ہے کہ آپ ایک آفیسر کو دیتے ہیں اور دوسرے آفیسر کو نہیں دیتے، یہDiscriminationمیں بھی آتا ہے، یہ بنیادی حقوق میں بھی آتا ہے۔ جناب سپیکر، اگر آپ اس پر حکومت سے رابطہ کر لیں تو ان کی یہGrievancesجو ہیں وہLegal grievancesہیں،اس کوFix for BPSکر دیں،ان کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ تھینک یو۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میرے ان دونوں پر کال اٹنشن نوٹسز ہیں۔۔۔۔۔

جناب فضل الٰہی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فضل الٰہی صاحب، پہلے یہ واپڈا والا ایشو ختم ہو جائے تو پھر۔

جناب عنایت اللہ: نہیں، یہ واپڈا پر نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فضل الٰہی واپڈا پر بول رہے ہیں،اس کے بعد آپ کو فلور دیتا ہوں۔

جناب عنایت اللہ: ہاں سر، وہ بات کریں،اس کے بعد مجھے موقع دیں۔

جناب فضل الٰہی: شکریہ جناب سپیکر، جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ الحمدللہ واپڈا پر میں نے پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے، واپڈا کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے،Dead bodyہے، بالکل اس میں وہ کام کیا جاتا ہے جیسے ایکDead body casualtyمیں پہنچ جاتی ہے،ایسے ہیSolu-Cortef injectionوغیرہ لگا دیتے ہیں۔ واپڈا کا جو ایشو ہے وہ یہ ہے کہ فرض کریں ایک فیڈر ہے،ایک لائن ہے، وہ چالیس سال پرانی ہے،اس پر آپ اپنے ایبٹ آباد میں دیکھیں کہ آبادی کا جوRatioہے وہ کس طرح بڑھتا جا رہا ہے؟ میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں، میرے خیال میں جتنے میرے بھائی یہاں پر بیٹھے ہیں،ان شاءاللہ میرے ساتھ متفق ہوں گے۔ جناب سپیکر صاحب، جو قومی اسمبلی کے ممبران صاحبان ہیں،ان کو آپ کہہ دیں، وزیراعظم صاحب کو آپ کہہ دیں، آپ کی سربراہی میں ایکDelegationبنا دیں، سب کو اسلام آباد لے جائیں،اس کے علاوہ اگر کوئی حل ہو تو میں ہر طرح کی سزا کے لئے تیار ہوں،اس کا کوئی حل نہیں ہے، حل یہ ہے کہ ادھر لے جائیں، جتنے بھی فیڈرزOverloadہیں، وہ نئے بنا دیئے جائیں کہ جس ضلع میںGrids overloadہیں،اس کے لئے نئےGrid stationsبنائے جائیں۔اس کے لئے پشاور کے جتنے بھی ایم این ایز ہیں، چار ایم این ایز

ہیں یا پانچ ہیں، ان کو فنڈز دینے کے بجائے واپڈا پر Utilize کریں اور جو گیس کا ایشو ہے یہ بھی بہت شدید ہے، جتنے بھی مسائل ہیں، وہ واپڈا اور گیس کے پیدا کردہ ہیں، یہ بالکل Dead body والے جیسے کام کر رہے ہیں، صرف Emergency treatment دے رہے ہیں۔ میری آپ سے اور اس پورے ایوان سے درخواست ہے کہ یہاں پر آپ آج اعلان کریں، ان سے تاریخ لیں کہ جو فیڈرل منسٹر ہیں ان کو بھی بٹھا دیں، وزیراعظم صاحب کو بٹھا دیں، پوری اسمبلی کو لے جائیں، جتنے بھی ہمارے اپوزیشن کے بھائی ہیں یا گورنمنٹ کے ہیں، سب کو لے جائیں، آپ یقین کریں اگر یہ کام نہیں کریں گے، میرے خیال میں جس طرح گزشتہ ادوار میں مذاق کیا ہے، ان دو ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ اور بالکل وہی Dead body کا میں لفظ دوبارہ استعمال کروں گا کہ اسی طرح کام کیا، اسی طرح جو آنے والی نسلیں ہیں وہ ہمیں بھی برا بلا کہیں گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی حل ہے تو میں واپڈا کو چیلنج کرتا ہوں، پورے ملک میں جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں ان کو بھی میں چیلنج کرتا ہوں، اس کے علاوہ اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، برائے کرم یا تو ہم یہاں پر قرارداد لائیں، خیبر پختونخوا کے جتنے بھی ایم این ایز ہیں، ان کے فنڈز کو بند کیا جائے، ان کو آپ پابند بنائیں کہ آپ لوگوں نے صرف اور صرف واپڈا اور گیس میں اپنے فنڈز کو Utilize کرنا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میری یہ التجاء ہے، آپ مہربانی کریں، اگر کسی بھی دوست کو Objection ہے تو Kindly اس پر بات کریں۔ تھینک یو۔ ۔

<u>جناب سپیکر:</u> میاں نثار گل صاحب، واپڈا پر بات کرنی ہے؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر صاحب، میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لودھی صاحب، اب ذرا یہاں پر یہ واپڈا کا ایشو ختم ہو جائے تو پھر آپ کو بعد میں موقع دوں گا۔

<u>میاں نثار گل:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ خوشدل صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، میرے خیال میں آپ کے ایبٹ آباد میں بھی ہوگا، ابھی عید گزری ہے، آپ یقین کریں کہ لوگوں نے قربانی کا گوشت باہر پھینک دیا، وہ اس لئے کہ واپڈا بجلی نہیں دے رہی تھا، فریج بند پڑے تھے، یہ دو محکمے گیس اور واپڈا اگر آپ ان کو دیکھ لیں، عوامی احتجاج کے باوجود، ایڈمنسٹریشن کے باوجود کسی کی بھی بات نہیں ماننے والے، نہ اس عید میں گیس تھی اور نہ بجلی تھی۔ میں آپ کی وساطت سے ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا

ہوں کہ آخر ہم کدھر جائیں؟ ابھی کچھ دنوں پہلے متنی میں لوگ نکلے تھے، تین گھنٹے روڈ بلاک تھا، جنوبی اضلاع کے لوگ واپڈا کے خلاف جلوس نکالنے کی وجہ سے پشاور نہیں آسکتے تھے، ہم جب گھروں میں بیٹھتے ہیں تو ہمارے پاس جلوس آتے ہیں کہ آپ لوگ ہمارے نمائندے ہیں، آپ لوگ گیس اور واپڈا والوں کو لگام کیوں نہیں دے سکتے؟ آپ ہمارے بڑے ہیں، ہم آپ سے ریکویسٹ کرنا چاہتے ہیں کہ ہم تو یہ کہہ رہے تھے کہ ہم کرک والی گیس پورے صوبے کو دے رہے ہیں شکر الحمدللہ لیکن جب کرک کی ایک ماں، ایک بیٹی لکڑی جلارہی ہو اور اس کو گیس نہ ملے تو یہ گیس پنجاب میں کدھر جارہی ہے؟ بجلی ہماری نہیں، گیس ہماری نہیں، اب جگہ جگہ پر لوگ جمع ہوتے ہیں، ابھی پچھلے دنوں شناؤ بوٹی خیل میں جو ملک ظفر اعظم کا حلقہ ہے، ادھر بہت کافی لوگ جمع ہوئے تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ ہم کیا کریں گے؟ مجھے خود میرے حلقے کے لوگوں نے بلایا تھا جو تقریباً ہزار پندرہ سو لوگ تھے کہ آپ لوگ ہماری نمائندگی کریں، اگر ہم اٹھتے ہیں اور گیس کمپنی کو بند کرتے ہیں، ایس این جی پی ایل کو بند کرتے ہیں تو پھر حکومت کہتی ہے کہ آپ لوگوں نے Law and order کا مسئلہ بنایا، آپ لوگوں نے ریاست کو چیلنج کیا لیکن جب آئین کی پاسداری نہیں ہوتی، گیس ہمیں نہیں ملتی، بجلی ہمیں نہیں ملتی، یقین کریں کہ ایس این جی پی ایل والے اتنے خودسر بنے ہوئے ہیں کہ ہمارے کرک کے روڈوں میں پبلک ہیلتھ سکیموں کے پائپوں کو اکھاڑ کر لے جا رہے ہیں، سات ارب کا پراجیکٹ منظور ہے، اس میں چوریاں ہو رہی ہیں، میرے خیال میں پائپ مل جائیں گے لیکن گیس نہیں ملے گی۔ میں آپ کی وساطت سے، اکبر ایوب صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو بھی ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ برائے مہربانی اس کے لئے ایک کمیٹی بنادیں، آپ کے پیسے ایس این جی پی ایل والے ضائع کر رہے ہیں، اس میں پچاس فیصد ہماری اور پچاس فیصد ایس این جی پی ایل کی رائلٹی ہے لیکن وہ پرانے پائپوں کو جوڑ کر اس پر نئے پائپوں کے پیسے نکال رہے ہیں، کل آپ کہیں گے کہ ہم نے آپ لوگوں کو سات ارب کا پراجیکٹ دیا تھا، میں مؤدبانہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کوئی جلوس نہیں نکالتے، ہم کمپنیاں بند نہیں کرنا چاہتے لیکن جب کوئی بیٹھتا نہیں ہے، عوام ہمارے پاس آتے ہیں، ہمیں غصہ کرتے ہیں کہ نہ بجلی ہے نہ گیس ہے، میں آپ سے پھر ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کے لئے جلدی سے جلدی کمیٹی بنائیں، ایس این جی پی ایل والوں کو بلائیں، آپ اپنے ایم این ایز کو بلائیں، دونوں ایم پی ایز کو بھی بلائیں، بلکہ

کوہاٹ ڈویژن کے سارے ایم پی ایز کو بلائیں تاکہ اس کے لئے ایک میکنزم ہو اور یہ پیسہ صحیح خرچ ہو، واپڈا والوں کے متعلق میں یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

میاں نثار گل: سر، ایک منٹ، جب ہم پیسے جمع کر کے ٹرانسفارمر لگاتے ہیں تو واپڈا کے دفتروں میں آپ یقین کریں ہم تین دفعہ سیڑھیوں کے اوپر چڑھ کر ایک دو ٹرانسفارمر جب لے جاتے ہیں، ادھر لگ جاتے ہیں، پھر کنکشن دینے کے لئے واپڈا کے سپرنٹنڈنٹ دس ہزار روپے لوگوں سے لیتے ہیں، ہم کدھر جائیں؟ وہ دس ہزار روپے پھر ہم اپنی جیب سے لوگوں کو دیتے ہیں کہ آپ لوگ جائیں اور واپڈا والوں کو دے کر کنکشن لگوا لیں۔ جب ایک سپرنٹنڈنٹ اتنا خودسر ہو تو ایکسیئن کیا مانے گا، چیف پیسکو کیا کرے گا؟ ہم آپ لوگوں سے ریکویسٹ کرنا چاہتے ہیں کہ برائے مہربانی آپ لوگوں کی حکومت ہے، کچھ کریں کہ لوگوں کو ایس این جی پی ایل کے متعلق اور واپڈا کے متعلق Relief ہو۔ جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، ہم کبھی بھی Law and order کا مسئلہ نہیں بنائیں گے لیکن اگر مجبور ہوئے تو پھر روڈ بھی بند ہو گا، کمپنی بھی بند ہو گی، ایس این جی پی ایل بھی بند ہو گی، پھر اکبر ایوب صاحب کہیں گے کہ آپ لوگوں نے ریاست کو چیلنج کیا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب عبدالکریم خان صاحب۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں اپنے Colleagues کی تائید کروں گا کہ سینیٹ میں ایک کوسچن آیا تھا کہ Peak hours میں ہمیں Load بتایا جائے کہ Peak hour میں کتنی بجلی خیبر پختونخوا کو دی گئی ہے؟ اس کا جواب آیا کہ ساڑھے گیارہ سو میگا واٹ، یعنی دو ہزار میگاواٹ ہماری استعمال ہے، Peak hour میں ہمیں ساڑھے گیارہ سو دی گئی ہے، 220 Grid کی ضرورت ہے، اس میں بجلی پوری آئے گی، آگے جا کر وہ ایک لاکھ 32 پر Grid پوری ہو گی، Grid سے فیڈر میں اس وقت ساڑھے سات ہزار بجلی آ رہی ہے، یہ آپ کے اور ہمارے جو ٹرانسفارمر جلتے ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ابھی پراونشل گورنمنٹ نے گیارہ بڑی اور چودہ چھوٹی انڈسٹریل اسٹیٹس بنانی ہیں، کسی جگہ اگر ہم چلے جائیں تو پیسکو کے جتنے بھی ہمارے Grids ہیں وہ Overload ہیں، بجلی کا یہی Infrastructure یہ ہے، جب ہماری Industrial growth کس طرح کہا جا رہا ہے کہ آپ کا

ہو گی، میں یہی کہوں گا کہ اس کو Serious لینا چاہیئے، ہماری Industrialization اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک گیس کا مسئلہ ہو، جو لاہور، شیخو پورہ روڈ ہے، تقریباً ساری انڈسٹریز وہاں پر ہیں، پورے لاہور کا Loss آپ لے لیں، وہ ہمارے خیبر پختونخوا کی Consumption کا ریکارڈ چیک کریں، لاہور کا جو Industrial area ہے، شیخو پورہ روڈ، رائیونڈ روڈ کے Losses کو چیک کریں تو وہ ہمارے خیبر پختونخوا کی پوری Consumption ہے، یہ ایک دو، چار باتیں کہنی تھیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جتنے بھی معزز ایم پی ایز صاحبان نے واپڈا کے حوالے سے بات کی، میں بھی اس میں چند گزارشات پیش کروں گا۔ جب عمر ایوب صاحب واپڈا کے منسٹر تھے تو انہوں نے بہت اچھا Manage کیا ہوا تھا، یہی سسٹم تھا، اس میں یہی بجلی آ رہی تھی، دو سال ہم نے الحمدللہ بہت اچھے گزارے تھے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ کل بھی میری واپڈا کے پی ڈی صاحب سے اس بات پر تو تو اور میں میں ہو گئی، دو سال ہو گئے ہیں، ہم نے پیسے جمع کرائے ہیں اپنے حلقے کے لئے، جب تک عمر ایوب صاحب تھے تو ہمیں ٹرانسفارمرز بھی ریلیز ہو رہے تھے، ایچ ٹی اور ایل ٹی پول بھی ریلیز ہو رہے تھے لیکن جب سے وہ چلے گئے ہیں، ہمیں کوئی ایک پیسے کی ریلیز نہیں ہوئی ہے۔ اب تو گرمی ہے، ہم صوبائی اسمبلی کے ممبرز جب اپنے فنڈز وہاں پر جمع کراتے ہیں، جو ان کا کام نہیں ہے لیکن یہ اس لئے جمع کراتے ہیں کہ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، لوگوں کو Facilitate کروانے کے لئے لوگوں کی مشکلات کو کم کروانے کے لئے ان کو ٹرانسفارمر اور کھمبوں کی ضرورت ہوتی ہے، انہوں نے کہا کہ ہمیں ریلیز نہیں مل رہیں، ایک تو واپڈا والوں کو بلانا چاہیئے کیونکہ ابھی تو ہم نے پیسکو چیف کے آفس میں جانا ہی چھوڑ دیا، کیونکہ جب وہاں جاتے ہیں تو یہی بہانے ہوتے ہیں کہ ریلیز نہیں ہوئی، ٹینڈر نہیں ہوا، یہ نہیں ہوا، وہ نہیں ہوا۔ دوسری بات، پانچ چھ، سات مہینے پہلے میرے اپنے حلقے میں کوئی چھ نئے فیڈرز عمر ایوب صاحب نے Approved کروائے، انہوں نے وہاں پر کروڑوں روپوں سے اس کی Installation بھی کی، میرے خیال میں بہت اچھا کام جا رہا تھا لیکن ابھی مسئلے آ رہے ہیں، میرے خیال میں جس طرح فضل الٰہی صاحب نے کہا کہ اگر اس پر ایک کمیٹی بن جائے، اس کمیٹی میں پیسکو چیف کو بھی

بلایا جائے، ایوان میں جتنے بھی لوگ ہیں، ان کی جتنی بھی Reservations ہیں، ان کو اس کمیٹی کے سامنے پیسکو چیف اور جو متعلقہ لوگ ہیں، ان کے سامنے رکھ دیئے جائیں کیونکہ یہاں پر جتنے بھی لوگ بول رہے ہیں، یہ عوام کے مفاد کے لئے بول رہے ہیں، کسی کا اپنا ذاتی مقصد نہیں ہے، میری یہی تجویز ہے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: پختون یار خان، آپ بات سٹارٹ کریں کیونکہ ابھی ہم نے ایجنڈا لیا ہی نہیں ہے۔

جناب پختون یار خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ واپڈا کے حوالے سے میں بھی اپنے ضلع بنوں اور خاص کر PK-88 جو میرا حلقہ انتخاب ہے، اس کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ جیسا کہ میرے دوسرے بھائیوں نے یہاں Floor of the House پر لوڈشیڈنگ کے حوالے سے بات کی، میری بھی ایک گزارش ہے کہ ہمارے پورے ضلع بنوں میں بیس بیس، بائیس بائیس گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی ہے، وہاں پر دو یا تین گھنٹے بجلی آجاتی ہے۔ اس میں بنیادی طور پر Tripping کا مسئلہ ہوتا ہے، ایک منٹ کے لئے بجلی آجاتی ہے، پھر دو منٹ بجلی نہیں ہوتی، گزارشات ہماری سب کی یہی ہیں کہ مستقل ایک کمیٹی بنا کر واپڈا اہلکاروں کو یہاں پر بلا لیا جائے، ان کے ساتھ مل بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالا جائے کیونکہ کل یا پرسوں ایسا نہ ہو کہ جیسے فضل الٰہی صاحب نے یہاں پر Floor of the House بات کی، جیسے میرے دوسرے بھائی منسٹر ڈاکٹر امجد صاحب نے بات کی کہ کل اگر کوئی وہاں پر مسئلہ ہو، جس طرح میاں نثار گل صاحب نے بات کی، پھر ہمیں ان لوگوں کے ساتھ وہاں پر بیٹھنا پڑتا ہے، ہماری ساری گزارشات یہی ہیں کہ اس مسئلے کا مستقل حل نکالا جائے، چیف کے ساتھ ساتھ ہمارے جتنے پیسکو کے سپرنٹنڈنگ انجنیئر صاحبان ہیں، ان کو بھی یہاں پر بلایا جائے، ان کے ساتھ مل بیٹھ کر ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں ہمیں بھی نمائندگی دی جائے۔ اگر واپڈا والوں کو کوئی تکلیف ہے، کوئی مسئلے ہیں تو بے شک ہمارے ساتھ مل بیٹھ کر ہم ان کے لئے وہاں علاقے میں کام کریں گے کیونکہ واپڈا بھی ہمارا ادارہ ہے، اس کے خلاف ہم نہیں جا سکتے لیکن بنیادی طور پر ہمیں لوگوں کو Relief دینا ہے اور ان کے مسئلے مسائل کو آگے لانا یہ بھی ہمارا فرض ہے، کیونکہ لوگوں نے ہمارا انتخاب کروایا ہے، ہمیں ووٹ دیا ہے۔ اس میں سرفہرست ہمارا واپڈا کا مسئلہ تھا، میرے بھائی نے یہاں پر بات کی، سامان اور ٹرانسفارمرز وغیرہ کی، جناب

سپیکر، ہمارے 2019ء اور 2020ء کے پیسے ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑے ہیں، ہمیں ٹرانسفارمرز نہیں مل رہے ہیں، ہمیں Poles وغیرہ نہیں مل رہے، ہماری گزارش یہی ہے کہ ہمیں مل بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالنا ہوگا، اگر یہاں پر آپ کی وساطت سے ہو یا جہاں پر بھی ہو لیکن اس مسئلے کا بنیادی حل نکالنا ہوگا۔ دوسری طرف میرے علاقے میں SCARP کا ایک فیڈر پچھلے ایک سال سے مکمل پڑا ہوا ہے لیکن صرف OCB (Oil Circuit Breaker) جو ایک Breaker ہوتا ہے، وہاں Grid station میں لگانا ہے، میں خود کئی دفعہ چیف صاحب سے ملنے گیا، میرے چیف منسٹر صاحب نے سدرن میٹنگ میں اس سے ریکویسٹ کی، اس کو کہا کہ آپ اس کو Install کر کے باقاعدہ طور پر اس کو چالو کریں لیکن پچھلے چھ سات مہینے سے وہ اسی طرح پڑا ہوا ہے، اگر ہم لوگوں کو یہ سہولت یہ Facility نہیں دے سکتے تو اس فیڈر کے بنانے کا کیا فائدہ تھا؟ دوسری طرف اس کے علاوہ جو Grid station over load ہے، میں آج اس Floor of the House یہ بات کرنا چاہوں گا، میں نے خود واپڈا والوں کا ایک Visit کرایا تھا، اس Floor of the House پر میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ میں نے واپڈا والوں کو کہا تھا کہ اگر آپ کو دوسری جگہ پر زمین نہیں مل رہی ہے تو آیئے میں آپ کو Grid station کے لئے اپنے علاقے میں زمین دے دوں گا لیکن آج تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی، ہمارا Grid station جو مین بنوں سٹی کا 132 KV-----

جناب سپیکر: بس پختون یار خان، تھینک یو، آپ کی بات ہوگئی، سب کو پتہ ہے کہ واپڈا کی جو کارستانیاں ہیں، اب اس کے بعد اور بات نہیں ہو سکتی۔ جناب شوکت علی یوسفزئی صاحب، حل بتائیں، اس کا Solution بتائیں؟

جناب پختون یار خان: جناب سپیکر صاحب، ایک منٹ، میں بات کرنا چاہتا ہوں-----

جناب سپیکر: Solution کی طرف جائیں، آگے پورا ایجنڈا پڑا ہے، بس واپڈا ختم، اب Go for solution، ہمیں بتائیں کہ اب کیا کرنا ہے، واپڈا کو میں کیا کہوں؟ میرے بھی 2018ء سے آٹھ ٹیوب ویلوں کے پیسے جمع ہیں لیکن آج تک ٹرانسفارمرز نہیں ملے کہ میں لوگوں کو پانی دے سکوں، اور میں کیا کہوں؟ آپ کا جو محکمہ 2018ء سے آج تک ٹیوب ویلوں کے لئے ٹرانسفارمر نہیں دے سکتا، آپ تو بڑی

بڑی باتیں کر رہے ہیں، جیسے Grid station اور فلاں فلاں، اس ڈیپارٹمنٹ کا یہ حال ہے۔ جی شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر، حقیقت تو یہ ہے کہ واپڈا اور گیس یہ دو ایسے ایشوز ہیں میرے خیال سے، صرف اس صوبے کی میں بات نہیں کر رہا ہوں، یہ پورے پاکستان کا ایشو ہے۔ بد قسمتی اس ملک کی یہ ہے کہ جو چیز ہم مانگ رہے ہیں وہ چیز ہم بنا ہی نہیں رہے، ہم نے آج تک اس کو توجہ ہی نہیں دی ہے۔ آج تک آپ دیکھیں صرف IPPs پر زور دیا گیا، تیل کے ذریعے بجلی بنانے کی کوشش کی گئی، بھاری بھاری سمجھوتے کئے گئے، ایسے سمجھوتے کئے گئے ہیں جن کو آپ چیلنج بھی نہیں کر سکتے۔ جس ملک میں خود تیل نہ ہو اور جب عالمی مارکیٹ میں تیل مہنگا ہو جائے، یہاں بھی مہنگا ہو جاتا ہے، ہمارے پاس وافر مقدار میں پانی موجود تھا لیکن ہم تیل کے ذریعے بجلی پیدا کرتے رہے ہیں، کوئلے کے ذریعے بجلی پیدا کرتے رہے ہیں، اس سے کیا ہوگا؟ اس سے یہی ہوتا ہے کہ بجلی کی قیمت بڑھے گی۔ میرے بھائی نے کہا کہ Industrial growth رکے گی، وہ Definitely رکے گی، اگر ہم کالا باغ ڈیم کے پیچھے نہ پڑے ہوتے جو متنازعہ تھا، بھاشا ڈیم تو متنازعہ نہیں تھا، مہمند ڈیم تو متنازعہ نہیں تھا، دس ڈیم اور بھی بن سکتے ہیں، آباسین کے اوپر کسی نے اس پر Focus ہی نہیں کیا۔ جناب سپیکر، آج یہ پہلی گورنمنٹ ہے جس نے دو بڑے ڈیم شروع کئے، وزیراعظم عمران خان نے بھاشا ڈیم کا بھی افتتاح کر دیا ہے جس پر کام شروع ہو گیا ہے، مہمند ڈیم پر بھی کام شروع ہے، اس ملک کو کسی سائیڈ پر لے جانا ہے، اس کو کوئی سمت دینا ہے، مسائل اس طرح حل نہیں ہوتے، ہم یہاں کہیں کہ زور دیں، یہاں پر کتنی دفعہ پیسکو چیف کو بلایا گیا، واپڈا والوں کو بلایا گیا لیکن دو چیزیں ہیں، ایک Infrastructure آپ کو بجلی بھی دے، کسی زمانے میں ہمارے پاس چودہ سو، پندرہ سو میگاواٹ بجلی تھی لیکن ہم گیارہ سو سے اوپر لے ہی نہیں سکتے کیونکہ ہمارے پاس Infrastructure نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اس پر ابھی کام ہوگا لیکن سب سے پہلے یہ کہ پانی سے بجلی پیدا کرنی چاہیئے تھی جو نہیں ہوئی۔ ایک طرف آپ ایک روپے پر یونٹ بناتے ہیں، دوسری طرف آپ تیرہ روپے پر یونٹ بناتے ہیں، جب اتنا بڑا Difference آئے گا تو یہ غریب ملک ہے، اس میں اربوں روپے کے کمیشن، کوئی اس کا حساب کتاب نہیں کر سکتا، اس کے ساتھ یہ ظلم ہوا ہے لیکن

میرے خیال سے اب چونکہ یہ امید پیدا ہو چکی ہے، ہمارے پڑوس ملکوں کے پاس آپ جائیں، ڈیم ہی ڈیم ہیں، ہم ایک ڈیم کو لئے بیٹھے ہیں، منگلا ہے ہمارے پاس یا تربیلا ہے، اس کے بعد جس نے نہیں بنائے، یہ کس کا قصور ہے؟ میرے خیال سے اب پہلی دفعہ اس حکومت نے ان دو ڈیموں پر کام شروع کیا ہے، ان شاءاللہ اس صوبے کے اپنے وسائل سے بھی اور باہر سے Investment کے حوالے سے بھی میں کہوں گا کہ ہمارے پاس بڑی مقدار میں بجلی پیدا کرنے کی گنجائش ہے، اس پر کام شروع ہو چکا ہے، کچھ پائپ لائن کے اندر ہے، ان شاءاللہ Future bright ہے، بجلی وافر مقدار میں بنے گی، سستی ہوگی، جب Infrastructure بنے گا تو پھر کسی کو گلہ نہیں ہوگا، ہم گلہ یہ کر رہے ہیں کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جی ہم تو بجلی Complete کر کے چلے گئے تھے، اس ملک میں ہم نے اتنی بجلی بنائی تھی کہ وہ استعمال ہی نہیں ہو رہی تھی، وہ بجلی کہاں چلی گئی، ہم کھا گئے ہیں؟ جناب سپیکر، بجلی کا کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن اصل چیز Infrastructure ہے، اگر آپ تیل سے Convert کریں، پانی پر آجائیں تو آپ کی Industrial growth بھی ہوگی، لوگوں کو آسانی بھی ہوگی، مہنگائی میں بھی کمی ہوگی، بہت سارے ایشوز اس کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں، ان شاءاللہ حکومت کے اگلے پانچ سال بھی ہمارے ہیں، اس ملک کو سستی بجلی بھی دیں گے، Industrial growth بھی ہوگی اور لوگوں کے مسائل بھی حل ہوں گے۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: اب ایجنڈے کی طرف جائیں، ہم Out of agenda جارہے ہیں، No more talk on WAPDA, this is federal subject, let me continue my agenda، منسٹر نے Answer کر دیا ہے، آپ سب بجلی کی بات کریں گے اور وہ ہوگئی ہے۔ اب یہ سارے لوگ کھڑے ہیں، نماز کا بھی وقت ہے، Item No. 6: Privilege Motion of Mr. Salahuddin، ان کی ریکویسٹ پر پریویلج موشن کو Defer کیا جاتا ہے۔ پھر میں آخر میں ٹائم دے دیتا ہوں، اب تھوڑا سا ایجنڈا کرنے دیں، پھر ٹائم دے دیتا ہوں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: 'Call Attentions': Ms. Rehana Ismail Sahiba, MPA, to please move her call attention notice No. 1949, in the House. Rehana Ismail is not around.

میں جن کے نام لے رہا ہوں وہ لوگ ہیں ہی نہیں تاکہ Order of the Day ختم ہو جائے۔ آپ تمام دو منٹ کے لئے ٹھہر جائیں I will give you again time، چونکہ یہ لوگ ہیں ہی نہیں، جن کے میں نام لے رہا ہوں، I want to complete Order of the Day، سردار خان بھی نہیں ہے، یہ Lapse ہو گیا۔

Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 2018, in the House.

جناب عنایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ اس کال اٹنشن نوٹس پر میرے ساتھ خوشدل خان نے بھی دستخط کئے ہیں، انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ مسئلہ Raise کیا ہے، میں پہلے کال اٹنشن نوٹس کو Read out کرتا ہوں، تھوڑا سا اس مسئلے پر بات کرتا ہوں۔

میں وزیر برائے عملہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پی ایم ایس کے Aspirants پریس کلب کے سامنے کئی دنوں سے احتجاج پر ہیں، خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن نے جو Screening policy adopt کی ہے جس سے ہزاروں PMS aspirants کے حقوق ضائع ہو رہے ہیں، ان کو Fair competition کا موقع نہیں مل رہا ہے، لہذا اس پالیسی پر نظرثانی کی جائے، چالیس فیصد Passing marks screening میں رکھے جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ امیدواروں کو تحریری امتحان میں بیٹھنے کا موقع مل سکے۔

جناب سپیکر صاحب، اس پر جناب خوشدل خان نے بات کی، اس وقت میں نے بھی ہاتھ اٹھا کر بات کرنا تھی لیکن چونکہ اس وقت واپڈا اور بجلی پر بات چل رہی تھی تو وہ Continue رہی۔ میں ریکویسٹ کروں گا، اس پر میں تھوڑی سی تجاویز بھی دینا چاہوں گا، جب موقع آجائے تو مجھے موقع دے دینا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ لوگ آپ کے ساتھ آپ کے چیمبر میں بھی ملے ہیں، یہ احتجاج پر ہیں، خوشدل خان صاحب بھی ان کے پاس گئے ہیں، احمد کنڈی بھی ان کے پاس گئے ہیں، ہمارے ساتھ بھی رابطے کر رہے ہیں، اصل میں Screening policy نہ پنجاب میں ہے نہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے سی ایس ایس امتحانات میں

ہے، نہ سندھ میں یہ Screening policy ہے، Screening میں آپ Objective type questions شمار کرتے ہیں جو کہ اس سے نہ کسی کی Creativity اور نہ کسی کی Competency کی Fair judgment ہو سکتی ہے، Fair Competition کا موقع اسے نہیں ملتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب آپ ہزاروں لوگوں میں صرف تئیس سو(2300) لوگوں کو Short list کریں گے اور پھر جب وہ بارہ پیپر زدیتے ہیں، ان کو Further short list کرتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہزاروں ایسے سٹوڈنٹس ہیں جو اس Fair competition سے باہر رہ جاتے ہیں، آپ اس کو Exclude کرتے ہیں۔ ان میں ایسے Aspirants کو بھی میں جانتا ہوں کہ جنہوں نے سی ایس ایس کا امتحان تو Qualify کر دیا ہے لیکن ان کی Allocation نہیں ہو سکی، Seats کم تھیں لیکن وہ Screening test وہ پاس نہیں کر سکے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس بات پر غور ضروری ہے، اس پالیسی کو Re-visit کرنے کی ضرورت ہے، Re-visit کرنے کے لئے میری تجویز یہ رہے گی کہ یہ جو ہمارا کال اٹینشن نوٹس ہے، حکومت اس کو Standing Committee on Establishment کو ریفر کرے، اس میں پبلک سروس کمیشن کو بھی بلائیں، حکومت بھی آئے، سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ بھی آئیں اور اس کمیٹی کے اندر اس پر ڈسکشن ہو تا کہ ان کا موقف بھی ہم سنیں، پبلک سروس کمیشن کا موقف بھی ہم سنیں اور جو Aspirants ہیں، ان کا بھی موقف سنیں، اس کے بعد کسی ایسے نتیجے پر پہنچ سکیں کہ ان نوجوانوں کو Fair competition کا موقع مل سکے۔ شکریہ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، اس پر میں بھی بات کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو۔ اس میں میں ذرا وضاحت کروں گا۔ پبلک سروس کمیشن میں دو قسم کے امتحانات ہوتے ہیں، اس کی Recruitment policy بھی ہوتی ہے، امتحان جو سال میں ایک دفعہ ہوتا ہے، اس میں پی ایم ایس آفیسرز ہوتے ہیں، سیکشن آفیسرز ہوتے ہیں، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز ہوتے ہیں، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ہوتے ہیں، بعض ایسے ہوتے ہیں، سبجیکٹ سپیشلسٹ یا دوسرے جو Attached departments میں جہاں پر ضرورت ہو اور ان کا سکیل سولہ سے Above ہو تو اس

کے لئے امتحان لیتے ہیں۔اب یہاں پر جو پی ایم ایس کا ہے یا دوسری Category کا ہے،ان کا سالانہ ایک Written examination ہوتا ہے، وہ جو Examination ہوتا ہے وہ باقاعدہ ایک Syllabus کے تحت ہوتا ہے،وہ پبلک سروس کمیشن کے Rules میں ہے اور پی ایم ایس کے Rules میں بھی ہے کہ ان کے لئے کتنے پرچے ہوتے ہیں، ان کے لئے کون کون سے سبجیکٹ ہوتے ہیں، ان سبجیکٹ میں کونسے compulsory Subjects ہیں اور کون سے Optional subjects ہیں؟ دوسری Category جو recruitment / Appointment کی ہوتی ہے، General attached departments میں یہ جو سبجیکٹ سپیشلسٹ ہو گئے ہیں یاجو سولہ سے اوپر ہیں، ان کے لئے یہ Screening test یا Aptitude test اس کو کہتے ہیں، وہ رکھتے ہیں کہ ان کی تعداد کم ہو جائے۔اگر فرض کریں سبجیکٹ سپیشلسٹ کی دس پوسٹیں ہیں،ان کے لئے، میں مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ دوسو یا تین سو سے زیادہ Applications آجائیں تو پبلک سروس کمیشن اپنی Facility کے لئے،اپنی سہولت کے لئے ان کو کم کرنے کے لئے ایک Aptitude test رکھتا ہے، Screening test رکھتا ہے اور وہ دے دیتے ہیں لیکن یہاں پر یہ Aptitude یا Screening test نہیں ہوتا کیونکہ یہاں پر ان کے اگر Rules دیکھ لیں، Ruling party کے، یہاں پر حکومت کے نمائندے بیٹھے ہیں،اگر یہ Rule 6 کو دیکھ لیں، آپ 1983 کے Rules دیکھ لیں،اس میں بہت Clear لکھا گیا ہے کہ Aptitude test یا Screening test ان میں نہیں ہوگا، جہاں پر Examinations ہوں گے۔ جناب سپیکر، یہ بہت Important matter ہے۔آپ سے بھی ملے ہیں، ہمارے ساتھ بھی رابطے کر رہے ہیں، میں اپنے بھائی کی یہ جو Proposal ہے، یہ جو ریکویسٹ ہے،اس کو Support کرتا ہوں اور اس کو آپ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ یہ جو انہوں نے پالیسی بنائی ہے، یہ خود اس Rule سے تضاد ہے تاکہ اس کو ہم دیکھ کر کوئی اچھی سی Direction دے دیں۔تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Akbar Ayub Sahib, respond, please.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات وپارلیمانی امور): جی شکریہ، جناب سپیکر۔جتنے بھی نوجوان ہیں جن کی شکایت ہے، وہ ان کے ساتھ ملے بھی ہیں اور بالکل عنایت صاحب نے اور خوشدل خان نے جو بات کی ہے، اس میں وزن بھی نظر آتا ہے۔کابینہ کی ایک کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے، On the affairs of Public

Service Commission، ہم ان شاءاللہ کوشش کرکے بہت جلد اگلے ہفتے اس کی میٹنگ بھی بلالیں گے تاکہ اس سبجیکٹ کو بھی اس میں کرلیں اور جس طرح عنایت صاحب نے کہا ہے، اس کو اگر کمیٹی میں بھیج دیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اس کو اسٹیبلشمنٹ کمیٹی میں بھیج دیں، اس پر جتنی بہتر ڈسکشن ہوسکے، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر اس کو آپ کمیٹی میں بھیج دیں۔ ہم کابینہ کی کمیٹی میں بھی کوشش کریں گے لیکن اس کمیٹی سے پہلے ہم اس مسئلے کو ادھر حل کرانے کی کوشش کریں گے کیونکہ اس کی کوئی منطق سمجھ نہیں آرہی ہے۔ اگر پورے پاکستان میں ایک چیز اور طریقے سے ہو رہی ہے، ?Why this اور اس کی Reasons ہمیں معلوم ہونی چاہئیں۔ بھائی اس کی Reasons کیا ہیں، کیوں اتنے زیادہ Thousands of candidates کو Refuse کیا جارہا ہے؟ I think, it's a valid point.

جناب سپیکر: آپ کی جو کیبنٹ کمیٹی ہے، اس میں بھی یہی ایشو ہوگا۔

وزیر بلدیات و پارلیمانی امور: اس کے اندر اور ایشوز ہیں But اس کے اندر ہم یہ ایشو بھی اٹھا سکتے ہیں، ہمارے اوپر کوئی پابندی نہیں ہے، جو بھی ایشو ہے ہم اس کو اٹھا سکتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ کمیٹی بھی کام کرے گی اور یہ بھی کرے گی۔

وزیر بلدیات و پارلیمانی امور: جناب سپیکر، ان کی طرف سے جو بھی Recommendations آجائیں گی۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔

وزیر بلدیات و پارلیمانی امور: جی۔

جناب سپیکر: تو پھر تب تک In this regard Public Service Commission اپنے کام کو روکے کہ جب تک ان دونوں کمیٹیوں میں سے کسی ایک کمیٹی کی۔۔۔۔

وزیر بلدیات و پارلیمانی امور: جناب سپیکر، روکنے والا کام بھی۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں ایک بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، وہ جو کابینہ کی کمیٹی ہے، وہ Overall پبلک سروس کمیشن کے Reforms کے حوالے سے ہے، یہ ایک Specific issue ہے، یہ کابینہ کی کمیٹی میں جائے گا یا آپ Process کو رکوائیں گے، بہت سے اور طالب علموں کا حق مارا جائے گا،اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کمیٹی کو وقت دیں، کمیٹی کو ریفر کریں، یہ مسئلہ بڑا Urgent ہے تاکہ پندرہ بیس دنوں کے اندر اندر اس کا کوئی حل نکلے، پبلک سروس کمیشن کا Process وہ Indefinitely delay نہ ہو، Inordinately delay نہ ہو۔

Mr. Speaker: Okay.

وزیر بلدیات و پارلیمانی امور: جناب سپیکر صاحب، چیف منسٹر صاحب سے بات کرکے کوشش کرتے ہیں کہ اس چیز کو فی الحال Status quo maintain کرا دیں اور آگے ان کی Recommendations بھی آجائیں گی، وہ بھی ہم کابینہ کمیٹی میں لے جائیں گے،اس میں کوئی بہتر فیصلہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ دوسرا جناب سپیکر، میاں نثار گل صاحب نے کرک اینڈ کوہاٹ ڈویژن میں Basically جو سوئی گیس پائپ لائن کے Link کی بات کی، معیار اور مقدار پر تو کسی قسم کا Compromise ہو نہیں سکتا، میں ان کو بھی Assurance دلاتا ہوں کہ میں سی ایم صاحب سے بات کرکے کوشش کریں گے کہ ایک Supervisory committee تشکیل دیں جس میں علاقے کے ممبران بھی ہوں اور ٹیکنکل لوگ بھی ہوں، جو اس کام پر نظر رکھیں کہ جو پیسہ لگ رہا ہے، یہ ہمارے عوام کا پیسہ ہے اور جو چیز Whatever is in the PC-1, it has to be بالکل پی سی ون کے مطابق اس چیز کو Quality کے مطابق لگنا چاہیئے، میں Assure کراتا ہوں کہ ان شاءاللہ We will make sure of it.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the call attention notice No. 2018 may be referred to the concerned Standing Committee? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Call attention notice No. 2018 may be referred to the concerned Committee

اور With the directions کہ اس کی پہلی میٹنگ Within ten days ہونی چاہیئے تاکہ اس کو ہم Expedite کر سکیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں نے وہ واپڈا والے ایشو پر بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: تھوڑی دیر میں اس پر آتے ہیں، واپڈا والے ایشو پر آتے ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، میں نے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: بی بی، واپڈا کی طرف آتے ہیں، مجھے تھوڑا سا ایک دو منٹ دے دیں تو پھر آپ کو بھی موقع دیتا ہوں، جتنی مرضی ہو واپڈا پر بولیں، اب تھوڑا تشریف رکھیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: میں وقت دوں گا لیکن مجھے تھوڑا سا Order of the Day complete کرنے دیں، دیکھیں یہ واپڈا کا بھی بہت بڑا Important Issue تھا اور واپڈا کا تو ہم کچھ بگاڑ نہیں سکتے لیکن ہمارے پی ایم ایس آفیسرز خراب ہو رہے ہیں، ان کے لئے یہ چیز تھی، تو وہ کریں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا گوداموں کی رجسٹریشن مجریہ 2021ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The Special Assistant to the Chief Minister for Industries, to please introduce the Khyber Pakhtunkha, Registration of Godowns Bill, 2021, in the House.

Mr. Abdul Karim (Special Assistant for Industries): Thank you. On behalf of the Chief Minister of Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Godowns Bill 2021 کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

آئٹم نمبر 10 میں جو بل ہے، As per request of the Minister for Science Technology and Information Technology, the Bill is withdrawn.

میں سب کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی قلندر لودھی صاحب۔

ذاتی وضاحت

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں چونکہ اس august House کا ممبر رہا ہوں، ممبر ہوں، اٹھارہ سال سے یہاں پر بیٹھا ہوں، پچھلے آٹھ، سات سال سے میں منسٹر اور ایک سال ایڈوائزر رہا ہوں۔ مجھے اپنے قائد عمران خان پر پورا اعتماد ہے، وہ دبنگ لیڈر رہے، پاکستان کے لئے سوچتے ہیں، ان کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے

تیار رہتا ہوں، مجھے اپنے چیف منسٹر پر پورا اعتماد ہے، پچھلے دور میں 2013ء سے 2018ء تک آپ بھی تھے، میں بھی تھا، ہم ایک کیبنٹ کے Colleague تھے، اب وہ میرے Chief Executive ہیں، ان کے ہر آرڈر کا مجھے احترام ہے اور جو بھی انہوں نے فیصلہ کیا، میں سمجھتا ہوں کہ پارٹی کے لئے، صوبے کے لئے بہتر ہو گا لیکن تھوڑا سا مجھے جو جھٹکا لگا ہے، یہ چند روز پہلے یہ 29 تاریخ کی اخبار کا یہ تراشہ ہے جس میں یہ کہ خالص کارکردگی کی بنا پر، میں نے ضروری سمجھا کہ میں اس کی Clarification ضرور کروں۔ میں نے اپنے محکمہ فوڈ اور محکمہ ریوینو کے لوگوں کے پسینے نکالے ہیں، دن رات ان سے کام کروایا ہے، اب اگر میری کارکردگی اچھی نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان محکموں کی بھی کارکردگی اچھی نہیں رہی تھی، یہ ان پر ایک سوالیہ نشان ہے۔ میں نے بہت کچھ Achievement لی ہے، اس لئے میں اس کے متعلق آپ سے ریکویسٹ کروں گا۔ یہ 2013ء سے 2018ء تک کی Achievement book ہے جس میں محکمہ فوڈ میں میں نے دس ارب سبسڈی بچا کر بچت دی ہے، یہ اس صوبے کی بہت بڑی Amount ہے، اس صوبے میں اس کی Transferring سیاسی دباؤ سے بالاتر تھی جو میں نے میرٹ پر کی، انہوں نے بہت اچھی کارکردگی دکھائی، یہ پیسے میں نے Procure کئے اور Procurement میں نے کیسے کی، میں نے اس میں Cycle system کیا ہے، PASCO سے بھی کیا ہے، اگر صوبے کو پانچ لاکھ ٹن گندم کی ضرورت تھی تو میں ایک ایک لاکھ Installment لیتا رہا، وہی پیسہ وہاں جاتا رہا، وہی پیسہ پھر ملوں کو دیتا، وہی گندم ملوں کو دیتا، مجھے واپس وصول ہو جاتا، پھر میں اس کو Circle میں چلاتا، پورے پاکستان میں کوئی صوبہ فعال نہیں ہے، میں نے اپنے صوبے کو فعال کیا، میں جب آیا تو مجھے یہ آٹھ ارب کی Account ملی، میں نے 2008ء میں اس کو اٹھارہ ارب روپے تک پہنچایا، اس میں میں نے اس کی بچت بھی کی اور ساتھ ساتھ میں اس کا Cycle بھی چلاتا رہا۔ اب سارا مسئلہ اس میں یہ ہے کہ اس کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہے، اس پر مجھے افسوس ہوا کہ یہ تراشہ سب دوست، ٹھیک ہے، پرائم منسٹر، چیف منسٹر اور پارٹی جو فیصلہ کریں، میں اسے تسلیم کرتا ہوں اور ہر وقت تسلیم کروں گا لیکن دیکھیں، مجھے جن عوام نے بیس سال سے اس ایوان میں بھیجا ہے، ان کے بھی کچھ احساسات ہیں، ایسی خبر لگانا غیر ذمہ دارانہ ہے، اس سے میرے لوگ کتنے دکھی ہیں، مجھے کتنے ٹیلیفون آتے ہیں، مجھ پر کتنا پریشر ہے؟ آپ بھی میرے حلقے سے

واقف ہیں، آپ دیکھیں میرے اوپر کتنا پریشر ہے اور یہی نہیں جب میں 2018ء میں دوبارہ Elect ہو کر آیا، دوبارہ پھر مجھے اپنی اسی پچھلی کارکردگی کی بناء پر جس میں میں نے اٹھارہ ارب روپے دیئے اور یہی نہیں، میں نے ایسا کیا کہ پورے پاکستان میں جو چاروں صوبے بینکوں سے Loan لیتے ہیں، اربوں میں ان کو Mark up دینا پڑتا ہے اور اربوں کے مقروض ہیں، میں نے اپنے صوبے کے محکمہ فوڈ کو فعال کیا، میں نے Account II سے پیسے نکال کر خیبر بینک میں رکھے، Procurement کے دوران اس پیسے سے میں نے اپنا Interest لیا، وہ Interest بیس سے چالیس کروڑ روپے ہر Annum میں مجھے ملتا تھا، وہ پیسے بھی میں نے بچائے، ہم نے وہاں سے Procurement کی، اب میرے صوبے میں میرا محکمہ فعال ہے، اسے loan نہیں لینا پڑتا، نہ اب لینا پڑے گا۔ اس کے بعد 2018ء میں اپنے اسی موجودہ چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ان کی ٹیم کا حصہ تھا، پہلے بھی حصہ تھا۔ اس میں میں نے ایک ارب 63 کروڑ روپے ان کے بجٹ میں، یہ ابھی اس صوبے کی جو کتاب چھپی ہے، اس میں ہے، جس میں سب منسٹروں کی کارکردگی ہے۔ جو ایک سال کی کارکردگی ہے، اس میں میری یہ کارکردگی ہے، یہ دس گیارہ ارب روپے صرف خوراک کے، اور جب کچھ مسئلہ ہو گیا تو اس کے بعد مجھے ریونیو کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے وہ ملا، اس کے کوئی دس مہینے ہوئے ہیں، ریونیو کی کارکردگی اس میں مجھے چار اعشاریہ چار دو (4.42) ارب ٹارگٹ ملا۔ جو Achievement میری ہے وہ سات ارب ہے، یہ ڈاکیومنٹس پڑی ہوئی ہیں، یہ ڈیپاٹمنٹ اور گورنمنٹ کی طرف سے ہے، سات ارب میں نے بچت کی، جس کے لئے میں نے ریکویسٹ کی اور نوٹ بھیجا، سی ایم سے پہلے میں نے مشاورت کی، ان سے میں نے بات کی، انہوں نے میری بات مانی، پھر میں نے یہ نوٹ Put up کیا کہ انہیں کچھ Honorarium ملے، ان کو Incentive ملے، انہوں نے تین Basic تنخواہیں ہر آدمی کو کلاس فور سے لے کر سینیئر سیکرٹری تک سب کو دیں، جو کروڑوں میں ہیں۔ جناب سپیکر، یہ چند دن پہلے کی بات ہے، 30 جون کو یہ سب کچھ ہوا، تیس دن تک میری کارکردگی ٹھیک تھی، اب میری کارکردگی خراب ہو گئی، محکمے والے کتنے دکھی ہیں، میرے لوگ کتنے دکھی ہیں؟ اس کے ساتھ میں آپ کو بتاؤں کہ چند روز پہلے یہاں اسمبلی میں کچھ آئینی سقم پیدا ہو گیا، آپ کے مشورے سے اور اکبر ایوب صاحب کے مشورے سے میں نے سمجھا کہ میں چونکہ آٹھ سال سے وزارت میں ہوں،

وزارت میں سب سے زیادہ وقت میرا ہے، میں سینیئر ہوں، میں کیوں نہ Sacrifice کروں، میں نے خود Voluntarily back up کیا، میں آپ کا مشکور ہوں اور چیف منسٹر صاحب کا بھی کہ انہوں نے مجھے مشیر بنا دیا لیکن میں نے تو اپنا Resign دے دیا تھا، اس لئے کہ یہ آئینی سقم ختم ہو۔ ادھر روزانہ کنڈی صاحب اور دوسرے اپوزیشن والے اٹھتے تھے کہ یہ بات ہے، میں نے اپنی پارٹی کو Facilitate کیا، اپنی گورنمنٹ کو Facilitate کیا، دو مہینے بعد پھر جب مجھے یہ وزارت ملی تو میں نے 15 تاریخ کو PC (Pearl Continental) میں ایک بڑا Function کرایا جس میں میں نے سی ایم کو بلایا تھا، اس پروگرام کو ورلڈ بینک والے Own کر رہے۔ جناب سپیکر، میں جب ریونیو ڈیپارٹمنٹ آیا تو میں نے اپنے چیف منسٹر محمود خان سے مشورہ کیا کہ تمام ڈیپارٹمنٹس ETEA پر ہیں، Revenue and Estate Department ETEA پر نہیں ہے، میں نے ان کی مشاورت سے اس کو ETEA پر ڈالا اور جو اشتہار مجھ سے پہلے دیا تھا، میں نے ان کا پہلے والا کینسل کیا اور نیا اشتہار دیا جس سے میرے پاس Qualified لوگ آئے ہیں، جو ایم فل، ڈبل ایم اے ہیں، ماسٹرز ہیں اور ساتھ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ بلکہ انڈیا یا پاکستان دونوں میں میں نے فیمیل پٹواریوں کو Introduce کرایا، ان کو میرٹ پر لایا، اس سے Highly qualified female آئی ہیں، جن میں بارہ Select ہوئی ہیں، ان سب کا جو Training letter تھا وہ میں اپنے آنریبل چیف منسٹر کے ہاتھوں دلوانا چاہتا تھا، میں نے ان کے ساتھ مشاورت کی، ان سے بات کرکے میں نے ان کو ایک نوٹ بھیجا، وہ میرے ساتھ اس پر Agree ہوئے لیکن آخری وقت میں تقریباً چھ بجے سی ایم صاحب کو پی ایم صاحب کی کال آ گئی، آپ نے صبح اسلام آباد آنا ہے، وہ پروگرام کینسل کرنا پڑا، پروگرام کے لئے ہال بھی ہمارے بک تھے، سب کچھ ورلڈ بینک کا مکمل ہو گیا تھا، اب وہ پروگرام چار اگست کو پھر کریں گے۔ جناب سپیکر، یہ ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی ہے، جب ڈیپارٹمنٹ کا میں ہیڈ تھا تو یہ میری کارکردگی ہے، اب وہ لوگ اتنے دکھی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ آپ نے ہمارا پسینہ بھی نکالا، اس کے بعد آپ کی کارکردگی بھی ثابت نہیں ہوئی۔ دوسری بات میں آپ کے سامنے بہت کم بولتا ہوں، بہت ہی Reserved رہتا ہوں، ہر ایک کی عزت کرتا ہوں، یہ سوچتا ہوں کہ مجھے بھی عزت ملے، جب ہم ان سیٹوں پر آتے ہیں، جو تگ و دو کرتے ہیں، یہ صرف عزت کے لئے کرتے ہیں،

اس میں آپ دیکھیں کہ اس اسمبلی میں میرے سارے جو دوست اس طرف سے ہیں یا اس طرف سے ہیں، میری حاضری اسمبلی میں سب سے زیادہ رہی ہے، میں دفتر میں سب سےUpdatedرہا ہوں، میری حاضری سو فیصد دفتر میں ہوتی ہے، میں لوگوں کو Accommodate کرتا ہوں، میں ہر ایم پی اے سے جس نے مجھ سے ٹائم لیا ہو، سب اپوزیشن ایم پی ایز بھی مجھ سےSatisfied تھے، یہ میری ڈیوٹی ہے لیکن باوجود اس کے میری پارٹی، میرا پرائم منسٹر، میری پارٹی کا چیئرمین، میرا وزیر اعلیٰ جو فیصلہ کریں گے، جو انہوں نے کیا ہے، مجھے قبول ہے لیکن میں نے تو کوئی Agitation نہیں کی، میں نے تو کوئی پریس کانفرنس نہیں کی، میں نے تو کسی کو نہیں کہا کہ مجھ سے زیادتی ہوئی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں، میرے بائیں طرف والے بھی اور دائیں طرف والے بھی میرےRespectableدوست ہیں جن سے میرے اٹھارہ سال سے روابط ہیں اور ان شاءاللہ رہیں گے، یہ سب کے لئے میں نے کہا، اس لئے کہ میں اپنے آپ کو ذرا Clarify کروں کہ میں نے کیا کیا؟ اس کے ساتھ میں نے جب یہETEAکی بات ہے، میں نے آپ کو کہا کہ وہ کینسل کرکے یہ نیاETEAکا میں نے اشتہار دیا، ہم نے ETEA کے ٹیسٹ لئے، بڑی اچھی Computerizationہو رہی ہے، جس آدمی کو سمجھ نہیں ہے یا جو تعلیم یافتہ نہیں ہے، وہ کیا کرے گا؟ اس لئے یہ سب کچھ میں نے چیف منسٹر کے مشورے سے کیا ہے۔ اس سے پہلے میں نے میٹنگ کرکے پھر اس کے بعد سب کچھ کیا ہے، انہوں نے مجھے Allow کیا، اس کے بعد میں نے سب کچھ کیا لیکن یہ ساری چیزیں کرنے کے باوجود اس میں میں نے سختیاں دیکھیں، میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی کھال نکالتا ہوں، ابھی یہ ریونیو بورڈ میں کوئی بات ہوئی ہے، میں نے اس میں کتنے لوگوں کو ایس ایم بی آر کو کہا کہ ان کو نوکری سے فارغ کریں، ان کو Suspend کریں، ان کے اوپرPenaltiesلگائیں، ان کی انکوائری کریں کیونکہ عوامی شکایات تھیں، میری طرف سے ان پر بہت سختی تھی، مجھے تمغہ یہ ملا کہ محکمے کی کارکردگی اچھی نہیں تھی، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس منسٹر کی کارکردگی اچھی نہیں ہے جس کی وجہ سے محکمے کی کارکردگی بھی اچھی نہیں ہے، یہ میرے ساتھ بہت زیادتی ہو گی۔ اس کے ساتھ یہ جو پٹوار پر ہم نے پچانوے (95) فیصد Cases settle کئے ہیں۔ پراونشل مینجمنٹ یونٹ ریونیو میں ہمارا محکمہ خوراک پہلے نمبر پر ہے، یہ گورنمنٹ نے دیا ہے، اس کی کارکردگی پہلے نمبر پر ہے۔ جناب سپیکر، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یا تو کوئی ریکارڈ

نہیں دیکھتا، مجھے کسی بات پر کوئی افسوس نہیں ہے، وزارت میری موروثی تو نہیں تھی، نہ ہی میں اس کو Claim کرتا ہوں کہ مجھے ملنی چاہیئے، میرے جو High-ups ہیں، میرا چیف منسٹر ہے، میرا پرائم منسٹر ہے، میری پارٹی ہے، میری پارٹی کا آپ کو پتہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کا الیکشن ہو رہا ہے، آپ سب لوگوں نے مل کر مجھے پارٹی کا چیئرمین بنایا ہے، میں اس وقت کنٹونمنٹ کا الیکشن لڑ رہا ہوں، اس دن ہماری رات کو جو باتیں ہوئی ہیں، مجھے میرے دوستوں نے کہا کہ آپ کو De-seat کیا گیا، میں نہیں سمجھتا کہ اتنی کوئی ایمرجنسی تھی، ایک دن رک جاتے تو میں نے کیا کرنا تھا، میں نے تو پہلے بھی Resign دیا، اگر پارٹی کو میری قربانی چاہیئے تھی تو میں پھر بھی Resign دے دیتا لیکن میرے ساتھ جو مسئلے ہوئے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں یہ میرے ساتھ ٹھیک نہیں ہوا، میں اس لئے اس Forum پر آگیا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے Proper forum ہے، یہی august House ہے، میں نے کوئی پریس کانفرنس نہیں کی، میں نے کوئی ریلی نہیں کی، میں نے کسی کو کہا نہیں ہے کہ میرے لئے یہ کرو یا وہ کرو، میں نے ہر ایک کو یہی کہا کہ یہ پارٹی نے فیصلہ کیا ہے، وہ مجھے من و عن قبول ہے۔ اس میں میں آپ سے یہی درخواست کر رہا تھا کہ یہ سارا جو میرے ساتھ ہوا ہے، آپ سوچیں کہ میں اس کو Deserve کرتا ہوں، مجھے اس پر دکھ ہوا ہے، باقی زندگی کا کسی کو پتہ نہیں ہے، یہ سیٹیں بھی آنے جانے والی ہیں، یہ وزارتیں بھی آنی جانی ہیں لیکن ہم سب کچھ عزت کے لئے کرتے ہیں، میری یہ گزارش ہوگی کہ ہمیں ایک دوسرے کو عزت دینی چاہیئے، باقی میری اپنی پارٹی پر مکمل اعتماد ہے، میں مکمل ان کا Loyal ہوں کیونکہ اب بھی میں کنٹونمنٹ بورڈ کے ٹکٹ ایشو کرنے کا میں چیئرمین ہوں جس کے لئے میں Scrutiny کر رہا ہوں، میں ان شاءاللہ ابھی اپنے ایبٹ آباد میں جاؤں گا، شاید چند دن پھر اجلاس میں بھی نہ آسکوں، میں اس کا فیصلہ کروں گا، چونکہ وہ بھی آگے ضروری ہے، پھر بلدیات کا الیکشن ہے، اچھی بات ہے کہ مجھے کوئی ٹائم مل گیا، میں بھی اٹھارہ سال سے حلقے سے دور رہا ہوں، آٹھ سال وزارت میں ہر وقت ادھر Busy رہتا ہوں، ان شاءاللہ میں اپنے حلقے کو بھی ٹائم دوں گا، میں اپنے حلقے کے لوگوں کا بڑا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے بڑی کالیں کیں، بڑے ٹیلیفون کئے، میں نے سب کو کہا کہ Cool down، میں نے کہا کوئی بات نہیں، یہ پارٹی ہے، میں اس پارٹی کا ایک حصہ ہوں، اس میں عہدہ دار بھی ہوں، میرا بھتیجا آپ کو پتہ ہے کہ آپ

نے تحصیل کا صدر بنایا ہے، سب نے ملکر بنایا ہے، میر اکامران میرے ڈسٹرکٹ کا صدر ہے، میری پارٹی بھی ہے، میں نے خود ہی اس کو کھڑا کیا ہوا ہے، ہم اس کو سپورٹ کر رہے ہیں، آپ سب سپورٹرز ہیں، آپ ڈسٹرکٹ میں بڑے ہیں، ادھر بھی آپ سپیکر ہیں، آپ کو یہ ساری باتیں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میرا کسی قسم کا کوئی Agitation نہیں ہے لیکن میں کہتا ہوں، مجھے خواہ مخواہ یہ دکھ پہنچا ہے، مجھے دکھ ہوا ہے، اس لئے میں نے کہا کہ میں اپنی بات آپ کے سامنے رکھ لوں۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، سب نے بہت خاموشی سے سنا، میں آپ سب کا مشکور ہوں، آپ سب کو اللہ عزت دے، اللہ ہم سب کو عزت دے۔

جناب سپیکر: الحاج قلندر خان لودھی صاحب، تھینک یو۔

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

اللہ بہت بہتر کرے گا۔ میر کلام وزیر صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ ہمارے قبائلی علاقے میں پھر Specially ہماری وزیرستان میں پچھلے ایک سال سے دو تین ایسے مسئلے آرہے ہیں کہ اس کے لئے صوبائی حکومت کی سنجیدگی انتہائی ضروری ہے۔ اس میں ایک بات یہ ہے کہ چھ سات مہینے پہلے نارتھ وزیرستان میں اگر اس بات کو لوکل گورنمنٹ کے وزیر گورنمنٹ کے وزیر اکبر ایوب صاحب توجہ دیں، لوکل گورنمنت کے انجنیئر ہمایون داوڑ اور ایڈوکیٹ عتیق داوڑ اور اس کے ساتھ دو اور بھی بندے تھے وہ نارتھ وزیرستان سے اغواء ہوئے ہیں، چھ سات مہینے ہوگئے ہیں، آج اس کی ویڈیو پیغام بھی آیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ جنوبی وزیرستان سے ایس آر ایس پی کے دو بندے اغواء کئے گئے ہیں، ان سارے بندوں کو اکٹھا کر کے انہوں نے ایک ویڈیو پیغام بھیجا ہے، اس میں وہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ ہمیں روزانہ مارنے کی ٹائم دے رہے ہیں کہ اگر آپ نے اتنے پیسے نہیں دیئے تو آپ کو ماردیں گے، اس کی ڈیمانڈ بھی آگئی ہے، ان کی بھی فیملیز ہیں، ان کے بھی خاندان ہیں، وہ بھی اس ملک کے باشندے ہیں، یہ ہماری اور اس حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کے لئے کچھ نہ کچھ ایسا کریں کہ جو ڈیمانڈ ہے یا تو وہ دے دیں یا ان کی

بازیابی کے لئے کوئی اقدامات کئے جائیں کہ وہ باحفاظت اپنے گھروں کو پہنچ جائیں۔ دوسری بات، ہم صدیوں سے قبائلی علاقے وزیرستان میں رہ رہے ہیں لیکن ایسی حالت کبھی نہیں ہوئی، یہ ایک نئی چیز آگئی ہے جو پچھلے ایک دو سالوں سے ہوئی ہے، یہ Target killing، یہ اغواء گردی، یہ سارے Merged districts کے ساتھ یہ مسئلہ ہے، صوبائی حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہاں پر جتنے بھی قبائل ہیں، وہ ایک دوسرے کے ساتھ لگے ہوئے ہیں، جتنے بھی گاؤں ہیں، وہ ایک دوسرے کے ساتھ زمینی تنازعات میں پھنسے ہوئے ہیں، ان کے لئے وہاں پر اگر ڈپٹی کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر جرگہ کر لیتا ہے تو ان کے درمیان میں لڑائی ہوتی ہے، ان کے درمیان مسئلہ ہوتا ہے، نقصان کا خدشہ ہوتا ہے، ان کو عدالت نوٹس دیتا ہے کہ آپ جرگہ کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ دوسری طرف ہماری عدالت بنوں میں بیٹھی ہے، اس کے لئے دتہ خیل سے، رزمک سے، گرڑیوم سے اور غلام خان سے لوگوں کی آنے کی بھی استطاعت نہیں ہے، یہ چیزیں اتنی ایمرجنسی پر آگئی ہیں کہ روزانہ بنوں میران شاہ روڈ بند رہتا ہے، وہاں پر غلام خان جو افغانستان کے ساتھ ہمارا Transit point ہے، وہ بھی بند رہتا ہے، لوگوں اور حکومت دونوں کا کروڑوں کا نقصان ہوتا ہے۔ دوسری طرف قیمتی جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں، دہشتگردی کی اس جنگ میں اس حالات میں یہ نائن الیون کے بعد وزیرستان کے لوگوں نے بہت ساری تکلیفیں برداشت کی ہیں، بہت نقصانات اٹھائے، میری حکومت سے ریکویسٹ ہوگی، میری انتہائی عاجزانہ ریکویسٹ ہوگی کہ اس بات کو سنجیدگی سے لے لیں اور وہاں ہمارے علاقے کا جو منسٹر ہے، شاہ محمد صاحب یہاں پر بیٹھا ہے، جو دوسرے بھی ہیں، وہ علاقے کی روایات کو سمجھتے ہیں، جو علاقائی کلچر کو سمجھتے ہیں، ان کی ایک کمیٹی بنا کر ان سارے مسائل کا حل نکالا جائے۔ میں بالکل Windup کر لیتا ہوں، میں آخر میں ایک بات کہتا ہوں کہ ضلع خیبر میں پچھلے دو تین مہینے سے پولیس والے عام لوگوں کو جو احتجاج پر نکلتے ہیں یا کوئی مطالبے کرتے ہیں، ان کو بغیر وارنٹ گرفتار کر لیتے ہیں، کل ایک صحافی کو گرفتار کیا، اگر اس ڈی پی او کو بھی ایک Massage دیا جائے کہ خدا کے لئے لوگ احتجاج اپنے مسئلے کے لئے ریکارڈ کر لیتے ہیں، اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ شوکت یوسفزئی بھائی نے بات کی، آنریبل منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ گزشتہ حکومت دعویٰ کر کے گئی ہے کہ ہم نے اتنی بجلی بنائی ہے، میں ان کو کہتا ہوں کہ آپ کے اپنے وزیر توانائی خود فرما چکے ہیں کہ مسلم لیگ نون کی حکومت میں، نواز شریف کی حکومت میں بارہ ہزار میگا واٹ بجلی پیدا کی گئی، اب آپ بتائیں کہ آپ نے اس بجلی کو سسٹم میں پہنچانے کے لئے کیا کیا؟ گزشتہ حکومت میں تو آپ کہتے تھے کہ ہمارے پاس ہزاروں میگاواٹ بجلی بنی پڑی ہے، نواز شریف کی حکومت اس کو چھوڑتی نہیں ہے کہ ان کو تاروں میں ڈال دیں، اب آپ کو کس نے روکا ہوا ہے؟ تین سال اس حکومت کے ہو گئے، آپ نے ابھی تک Transmission lines پر کیا کام کیا؟ اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے بجلی بند رہتی ہے، لوگ مرتے رہے، سڑتے رہے، یقین کریں ہمارے لوگوں نے احتجاج کے لئے ہم پر بہت پریشر ڈالا لیکن ہم نے اس پر سستی شہرت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی، ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کا کام ہو، لوگوں کا مسئلہ حل ہو، تین تین دن، چار چار دن سے ٹرانسفارمرز جل جاتے ہیں، واپڈا کے پاس ٹرانسفارمرز نہیں ہوتے اور حالت آپ کی یہ ہے کہ آپ نے ہر ادارے کو اتنا Politicalize کر دیا کہ واپڈا کے ایکسیئن کا دفتر ایسا لگتا ہے کہ وہ پی ٹی آئی کا دفتر ہو، ایک ٹرانسفارمر جل جانے کے بعد پانچ دن بعد تبدیل ہوتا ہے، اس کی جگہ پانچ دن بعد ٹرانسفارمر لگتا ہے، اس پر تحریک انصاف کے پچاس جھنڈے لگا کر لے جاتے ہیں، یہ آپ کی Performance ہے، آپ اس پر بات کریں، بجلی کا نظام آپ کے ہاتھ میں ہے، کہاں گئے وہ آپ کے وعدے جو آپ کہتے تھے کہ ہم نے ساڑھے تین سو ڈیم بنائے ہیں؟ پانی سے بنائے ہیں، پتہ نہیں کہ کہاں کہاں پر بنائے؟ کئی نالے ندیوں پر آپ نے کوئی چیز ڈیمز باندھی ہوئی تھی، وہ کدھر لگے ہوئے ہیں؟ نہ آپ کے ساڑھے تین سو ڈیم نظر آتے ہیں، نہ آپ کی Performance نظر آتی ہے، نہ آپ Administrate کر سکتے ہو، میں آپ کو بتاتا ہوں، میں خود جب ہماری حکومت تھی، میں اس واپڈا ہاؤس میں تین دن بیٹھتا تھا اور دیکھتا تھا کہ کس فیڈر پر کتنی لوڈشیڈنگ ہے؟ ہم ان کو زیرو لوڈشیڈنگ دے کر گئے تھے، آج یہ ملک کہاں کھڑا ہے؟ اندھیروں میں دوبارہ ڈوب گیا، انڈسٹریز برباد ہو رہی ہیں، تاجر پریشان ہے، غریب لوگوں کے گھروں میں پنکھا نہیں چلتا، آپ خود اے سی میں بیٹھے ہو، آپ کے پاس بڑے بڑے جنریٹرز ہیں، آپ Afford کر سکتے ہو لیکن لوگ کیا کریں گے، لوگ کس طرف جائیں گے، یہ حالات کس

طرف جارہے ہیں؟اپنی ذمہ داری قبول کریں اور اپنے منسٹر کو بولیں، جو آپ کے واپڈا کا منسٹر ہے کہ وہ یہاں آکر آپ کو بتائیں کہ صورتحال کیا ہے؟آپ نے LNG نہیں خریدی تھی، LNG نہ خریدنے کی وجہ سے آپ کے بجلی بنانے کے کارخانے رک گئے، اس وجہ سے آپ کی Poor performance اور آپ کی نا اہلی سامنے آئی ہے، واپڈا کی اگر آپ بات کرتے تو ہم آپ کو اس پر سپورٹ کرتے لیکن آپ یہاں اٹھ کھڑے ہو کر مسلم لیگ نون کی حکومت پر بات کروگے تو پھر آپ کو جواب بھی سننا پڑے گا۔ آپ کی Performance یہ ہے کہ سوات میں پنجاب ہاسپٹل ٹرسٹ کا بنایا ہوا ہاسپٹل جو نواز شریف کڈنی ہاسپٹل تھا، آپ نے اس کا نام تبدیل کر دیا، اس کے علاوہ آپ کے پاس ہے کیا، آپ کیا کر سکتے ہو؟ اگر اس ہسپتال کا نام اوّل تو آپ کے پاس نہ کوئی قانونی اور آئینی دستوری اختیارات ہیں کہ آپ اس ہسپتال کا نام چینج کریں، اگر آپ کریں گے تو آپ اس کو دلیل کے ساتھ ثابت کر سکتے ہیں، پہلی دلیل یہ ہے کہ شوکت خانم ہسپتال کا نام تبدیل ہونا چاہیئے، اس کا نام بھی کسی ہیرو کے نام پر رکھ دیں، اس صوبے کے سردار عبدالرب نشتر کے نام سے رکھ دیں، علامہ اقبال کے نام سے رکھ دیں، اس پر پھر کیا حق ہے کہ آپ اس کا نام شوکت خانم ہسپتال رکھتے ہیں، وہ ہسپتال جس کے لئے زمین لاہور میں نواز شریف نے دی تھی اور پچاس کروڑ روپے نقد دیئے تھے، یہاں پر اس کو پلاٹ عوامی نیشنل پارٹی کی حکومت میں ملا تھا، اس ہسپتال کا نام شوکت خانم کیوں ہے؟ اب اس کے بعد آپ کی باری ہے، مجھے پتہ ہے، ہمیں پتہ چلا ہے کہ اس کے بعد آپ نے باچا خان ائرپورٹ کا نام بھی تبدیل کرنا ہے، اس کے بعد آپ نے عبدالولی خان یونیورسٹی کا نام تبدیل کرنا ہے، آپ تبدیلی اس کو کہتے ہو، لعنت ہے ایسی تبدیلی پر، جب آپ قومی لیڈروں کے ناموں کو برداشت نہیں کر سکتے، آپ آئیں اور خود کوئی ہسپتال بنائیں، خود کوئی یونیورسٹی بنائیں، آپ کے وزیر اعلیٰ صاحب سوات میں کیوں نہیں بناتے؟ کوئی یونیورسٹی بنائیں، پشاور میں ضرورت ہے، یہاں بنائیں، اس پر اپنی تختی لگائیں، اپنے لیڈر کا نام اس پر لکھ دیں، ہم اس کو Appreciate کریں گے، خود آپ کچھ کام کر نہیں سکتے، آپ نے کوئی ہسپتال نہیں بنایا، کوئی یونیورسٹی نہیں بنائی، کوئی نئے سکول نہیں بن رہے، کوئی نیا بڑا کارخانہ نہیں لگ رہا، آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ دوسروں کی تختیاں اتار کر اس پر اپنی تختیاں لگا رہے ہیں، یہ آپ کی وہ لیاقت ہے، یہ آپ کا وہ Vision ہے، یہ آپ کا وہ پروگرام ہے جس پر آپ نے اس قوم کو لوٹا، آپ نے

دھوکہ دیا، آپ نے اس قوم کی نوجوان نسل کو برباد کر کے ان کو تبدیلی کے نعرے پر ورغلایا، آپ نے صوبے کا کیا اس ملک کا ستیاناس کر دیا۔ اوپر سے بات سننے میں آئی کہ نیب نے مالم جبہ کا سکینڈل بھی بند کر دیا۔ جناب سپیکر صاحب، نیب کو ہم تحریک انصاف کی ذیلی تنظیم سمجھتے ہیں، تحریک انصاف کے نیب کا یہ کام ہے، اگر یہ تنظیم نہ ہوتی تو اس کا Youth wing نہ ہوتا، آج مالم جبہ سکینڈل اراضی کے سارے کردار جیلوں میں ہوتے، آج بی آر ٹی کے کردار جیلوں میں ہوتے، آج یہ بلین ٹریز کے کردار جیلوں میں ہوتے، چیئرمین نیب نے خود کہا تھا کہ اگر میرے پاس کوئی مضبوط کیس ہے جس میں کرپشن پوری ثابت ہو چکی ہے، وہ نیب کا جو مالم جبہ کا سکینڈل ہے، وہ وہی ہے، اس کو بند کر دیا گیا، کیوں؟ ذرا نیب سے پوچھیں کہ اس میں کیا ایسی چیز تھی، آپ کو کونسے شواہد چاہیئے؟ یہ حالت ہے کہ آپ نے نیب کو Nawaz Sharif Accountability Bureau بنا دیا تھا، آپ نے نیب کو ہمارے خلاف استعمال کیا، آپ نے امیر مقام کے خلاف استعمال کیا، آپ نے اکرم درانی کے خلاف استعمال کیا، آپ نے اپوزیشن کے خلاف استعمال کیا، نیب کی اپنی کوئی Credibility باقی نہیں رہی، دو ٹکے کی ان کی Credibility نہیں ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب اختیار ولی: ایسے اداروں کو قومی قیادت کو بدنام کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی دوبارہ تفتیش ہو، دوبارہ کھلے، ورنہ ہم اس کو اٹھا کر عدالت میں بھی جائیں گے، روڈ پر بھی آکر اس پر ہم ان شاءاللہ احتجاج بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ہمایون خان صاحب۔

جناب ہمایون خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، مسئلہ واپڈا اور سوئی گیس کا چل رہا تھا، اس کو اتنا زیادہ Politicized نہیں ہونا چاہیئے۔ بجلی سب کے لئے ہے، اگر اپوزیشن والے کوئی اچھی سی بات اٹھا لیتے ہیں تو یہ اپوزیشن والے خواہ مخواہ اس کو ان چیزوں میں نہ ڈالیں۔ اختیار ولی صاحب تو خیر کہیں اور چلے گئے، ابھی واپڈا پر بات کرنی چاہیئے تھی، اس پر چار پانچ ہمارے بھائیوں نے باتیں کیں، اس کا حل نکالنا چاہیئے۔ میرے ایک دو تجاویز ہیں، دو تین دن پہلے میں بھی پیسکو چیف سے ملا، اس کے آفس میں بھی گیا، ہم واپڈا والوں کو جو اپنے پیسے جمع کرتے ہیں، صوبائی حکومت کے پیسے جمع کرتے ہیں، جس طرح ہمارے بھائیوں نے کہا، وہ بھی سالوں سال ٹرانسفارمرز اور Poles وغیرہ نہیں ملتے، میں نے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا کہ

ہمارے پاس اتنی Capacity نہیں ہے کہ آپ جب پیسے جمع کرتے ہیں، اتنی Capacity بھی نہیں ہے کہ ہم آپ کو وہ سامان Provide کر سکیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اگر آپ چھ مہینے پہلے ہمیں پیسے بھی دے دیں، ہم ٹرانسفارمرز اور Poles وغیرہ خرید نہیں سکتے، کیونکہ ہمارے جو Suppliers ہیں، Manufacturers ہیں، وہ اتنے Capable نہیں ہیں۔ پھر میں نے ان کو ایک تجویز بھی دی، انہوں نے پھر ہمیں بتایا بھی کہ فیڈرل کیبنٹ نے ایک فیصلہ بھی کیا ہے کہ آپ پرائیویٹ طور پر بھی ان چیزوں کو خرید سکتے ہیں کیونکہ اگر واپڈا میں ٹینڈرز ہو جاتے ہیں، واپڈا والے بھی ٹینڈر ایک کنٹریکٹر کے Through کرتے ہیں، وہ اسی Manufactures سے لیتے ہیں جو واپڈا کے Approved contractor ہیں، اس کے لئے میری ایک تجویز ہے کہ واپڈا کے چیف کو Kindly ادھر بلایا جائے، جس کے وہ ذمہ دار ہیں، جو اس کے کنٹریکٹر ہیں، ان کو اسمبلی میں پہلے بھی آپ نے بلایا تھا، جب بلایا تھا، ہماری جو میٹنگ ہوئی تھی، اس کے بعد ان کا قبلہ ٹھیک ہوا تھا مگر اس کے بعد پھر آج یہ حالات خراب ہوئے ہیں، اسی طرح گرمیوں میں بجلی کا مسئلہ بڑھ جاتا ہے، سردیوں میں ہمیں گیس کا مسئلہ ہوتا ہے، اس کو Kindly اگر چیف ایگزیکٹیو کو یا چیئرمین واپڈا کو ادھر اسمبلی میں بلایا جائے، ان کے ساتھ ہم مل بیٹھ کر ہر ایک مسئلے کا حل نکالا جا سکتا ہے۔ شوکت یوسفزئی صاحب نے جو بات کی ہے کہ پہلے ڈیم نہیں بنے اب ہم بنا رہے ہیں، یہ بالکل ٹھیک ہے کہ ہم تین سال بعد ان شاءاللہ اس صوبے کی ہم تقریباً دس ہزار میگاواٹ بجلی نیشنل گرڈ کو دے دیں گے مگر تین سال تک ہم کیا کریں گے؟ اس کے لئے ہمیں چاہیئے کہ اب ہم ایک مہینے میں، دو مہینے میں اور تین مہینے میں ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہمارے اختیار ولی صاحب نے کافی تنقید بھی کی، ٹھیک ہے ہمارے جو پرانے مسئلے ہیں، جس نے ڈیم نہیں بنائے ہیں مگر لوگ ہماری کارکردگی کو دیکھتے ہیں، ابھی کشمیر میں جو الیکشن ہوا، سیالکوٹ میں ہوا، اس کا رزلٹ لوگوں نے دیکھ لیا، یہ چیزیں برداشت بھی کرنی ہیں، مہنگائی بھی ہے مگر ہماری نیتوں کو لوگ جانتے ہیں کہ ہم ان شاءاللہ کس طرح کام کرتے ہیں؟ یہ بھی ٹھیک کر لیں گے، میری تجویز یہ ہے کہ چیف ایگزیکٹیو کو بلایا جائے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، میں نے جو بات کی تھی، وہ تنقید کے لحاظ سے نہیں تھی، میں تنقید نہیں کر رہا تھا، میں حقیقت بیان کر رہا تھا۔ جس طرح انہوں نے کہا کہ ہم نے کارخانے لگائے تھے، وہ کارخانے کس پر چل رہے ہیں؟ میں نے تو حقیقت بیان کی کہ وہ تیل پر چل رہے ہیں، وہ جو معاہدے ہوئے، اس کا خمیازہ کون بھگت رہا ہے؟ پاکستانی عوام بھگت رہے ہیں۔ جو بجلی مہنگی ہوتی جا رہی ہے، اس کا خمیازہ کون بھگت رہا ہے؟ پاکستان بھگت رہا ہے۔ میں تو صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ کیا یہ ڈیم نہیں بن سکتے تھے، ان تیس، پینتیس سالوں میں کوئی ڈیم نہیں بن سکتا تھا؟ ڈیم کو چھوڑ کر، پانی کو چھوڑ کر تیل سے بجلی بنانے کا جو یہ خمیازہ یا جو پاکستان کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے، آج ہم اس معاہدے کو چھیڑ بھی نہیں سکتے، ان معاہدوں کو ہم چیلنج بھی نہیں کر سکتے، تو ان کی مرضی ہے، اب مجھے بتایا جائے کہ پاکستان کے ساتھ یہ ظلم کس نے کیا ہے؟ کوئی تو ہے، جب ہے تو پھر میرے خیال سے اتنا غصہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے، قوم سے معافی مانگی جائے، اتنا بڑا ظلم کر کے بھی کوئی کہتا ہے کہ جی ہم نے بجلی بنائی ہے، ہم نے کارخانے لگائے، بھائی کارخانے آپ نے لگائے لیکن آپ نے ظلم بھی تو کیا ہے، آپ نے کوئی ڈیم شروع نہیں کیا، آج اگر دو ڈیم بن رہے ہیں، ہمیں عمران خان کا مشکور ہونا چاہیئے کیونکہ اگر یہ ہمارے پانچ سال کے دور بعد بھی ہو جائے، ڈیم تو بن سکتے ہیں، ڈیم بن جائیں گے، پاکستان کو ایک راستہ مل گیا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی زیادتی ہوئی۔ میں نے ایک بات کی، یہاں ٹرانسفارمر کے اوپر لوگ سیاست کرتے تھے، ٹرانسفارمر کے اوپر الیکشن ہوتے تھے، یہاں پشاور میں جب الیکشن تھا، NA-4 کا، تو کیا یہ بھول رہے ہیں کہ وہاں پر سارے ٹرالے چلتے تھے، وہ ٹرانسفارمر پھر کہاں اچانک غائب ہو گئے؟ جناب سپیکر، ہمارے دور میں کم از کم یہ چیز نہیں ہے کہ ٹرانسفارمر پر الیکشنز ہو رہے ہوں، نہ ٹرانسفارمر پر ہم سیاست کر رہے ہیں۔ یہ بات آپ کو یاد ہو گی، میرے بھائی کہہ رہے ہیں کہ ہم نے لوڈشیڈنگ ختم کر دی تھی، اگر آپ شہباز شریف صاحب کی Statement اٹھا کر دیکھ لیں، انہوں نے خود کہا تھا کہ پاکستان کے اندر بیس سالوں تک ہم لوڈشیڈنگ زیرو نہیں کر سکتے، انہوں نے آخری دور میں کہا تھا، اگر انہوں نے بجلی بنا کر اتنی وافر بجلی بنائی تھی کہ وہ ہم سے بھی وافر تھی، پھر انہوں نے یہ Statement کیوں دی تھی کہ ہم لوڈشیڈنگ زیرو نہیں کر سکتے؟ جناب سپیکر، کچھ حقائق ہوتے ہیں، اس کو ماننا بھی چاہیئے۔ دیکھیں نواز شریف کڈنی سنٹر کا نام اور یہ ہماری

کابینہ کا فیصلہ ہے، اس صوبے کی کابینہ کا فیصلہ ہے کہ زندہ لوگوں کے نام پر کوئی ادارہ نہیں ہوگا، ہم نے کسی اور کو نہیں چھیڑنا، انہوں نے کہا کہ باچا خان ائرپورٹ کو چھیڑیں گے، فلاں کو چھیڑیں گے، ہم کسی کو نہیں چھیڑ رہے لیکن جو لوگ زندہ ہیں، پھر ایسے لوگ زندہ ہیں جن پر کرپشن کے الزامات ہیں، جو کرپشن سے بھاگ کر لندن میں بیٹھے ہیں، ہم کس طرح ان کے ناموں پر فخر کریں کہ اس نام سے فلاں ادارہ بنا ہے، ہم اس کو سلوٹ کرتے جائیں؟ جو شوکت خانم کی بات کر رہا ہے، اسی (80) فیصد غریبوں کا مفت علاج ہو رہا ہے، یہ کیا بات کر رہے ہیں، اس میں عمران خان کا کیا عمل دخل ہے؟ وہ ٹرسٹ ہے، وہ جس طرح چل رہا ہے، جو لوگ وہاں جا کر اس ادارے کو دیکھ رہے ہیں، اس کی وجہ سے آج لوگ عمران خان کو سلوٹ پیش کر رہے ہیں، وہ اسی (80) فیصد مفت علاج، مہنگا ترین علاج جو حکومت بھی نہیں کر سکتی، کیونکہ لوگوں کا اعتماد ہے، جس لیڈر کے اوپر عوام کا اعتماد ہوتا ہے وہ اس طرح کے ادارے چلا سکتے ہیں، آج صرف لاہور کا شوکت خانم نہیں چل رہا ہے، آج پشاور کا شوکت خانم بھی چل رہا ہے، کراچی کے اندر بھی بن رہا ہے، میرے خیال سے یہ عوام کا کسی لیڈر کے اوپر اعتماد ہوتا ہے، میں اس میں اپنے بھائی کو صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کبھی کہتے ہیں کہ مالم جبہ، کبھی کہتے ہیں بلین ٹریز، کبھی کہتے ہیں بی آر ٹی، میرے بھائی آپ کے پاس کیا شواہد ہیں، آپ کو اپنی عدالتوں پر اعتماد نہیں ہے، آپ کیوں عدالت نہیں جا رہے ہیں؟ آپ کو کس نے روکا ہوا ہے؟ آپ یہاں اسمبلی میں آکر دھواں دھار تقریریں تو کر لیتے ہیں، ہمارے پاس شواہد موجود ہیں، آپ کو کس نے روکا ہے؟ آپ کے پاس وکیل نہیں ہے، آپ کے پاس فیس دینے کے پیسے نہیں ہیں کہ آپ رکے ہوئے ہیں، ہم نے کرپشن کی ہے، آپ ہمارے خلاف عدالت نہیں جا رہے ہیں، یہ عوام کو ورغلانے والی باتیں ہوتی ہیں، ان کو کشمیر کے اندر جو دھچکا پڑا ہے، اس سے اب ان کا ذہنی توازن ڈھیلا ہوتا جا رہا ہے۔ (تالیاں) اب یہ نیب کے اوپر برس رہے ہیں، نیب کس نے بنایا، کیا عمران خان نے بنایا ہے؟ نیب چیئرمین کو کیا عمران خان نے رکھا تھا؟ یہ جب پرائم منسٹر تھا، اس وقت ان کے خلاف کارروائی شروع ہوئی تھی، اس وقت ہم حکومت میں نہیں تھے، ان کو جب وزارت عظمیٰ سے ہٹایا گیا تو کیوں ہٹایا گیا؟ کس عدالت نے کہا تھا، فیصلہ کس نے دیا تھا؟ وہ فیصلہ پاکستان کی سب سے بڑی عدالت نے دیا تھا، میرے بھائی آپ کو اپنے لیڈر کے اوپر اتنا اعتماد ہے، اس کو یہاں بلائیں، پاکستانی عدالت کے سامنے پیش کریں، بالکل اگر

پاکستانی عدالت نے جس طرح عمران خان کو کہا ہے کہ یہ ایماندار ہے، اسی طرح سرٹیفکیٹ اگر مل جائے تو ہم ان کو سلوٹ کریں گے لیکن (تالیاں) لیکن خدا کے لئے اس کو پاکستان لائیں تو سہی، آج یہ صورتحال ہے، اللہ معاف کرے، اللہ ایسا وقت کسی پر نہ لائے، آج لندن کے کسی ہوٹل میں جاتے ہیں، کسی پلازے میں خریداری کے لئے جاتے ہیں، اتنا برا حال ہوتا ہے، لوگ لعنتیں بھیجتے ہیں۔ جناب سپیکر، ایک وہ لیڈر ہے جس کو لوگ طعنے دیتے ہیں، ان کو لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان کا پیسہ لا کر آپ یہاں خریداری کر رہے ہیں، پچھلے دنوں ایک ویڈیو جاری ہوئی، وہ جو فیملی کے ساتھ بیٹھے تھے، ان پر عام لوگ آوازیں اٹھا رہے ہیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی، آپ اپنے ٹائم پر بات کریں، اختیار ولی صاحب نے بات کی، کسی نے ان کو Interrupt نہیں کیا، اس کے بعد آپ فلور لے لیں لیکن Interrupt نہ کریں، Please don't interrupt، جب آپ فلور لے لیں تو پھر جو مرضی ہے بات کر لیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں Windup کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر ہم نے نواز شریف کڈنی سنٹر کا نام ہٹایا ہے، ہم نے میاں گل جہانزیب کا نام دیا ہے جس نے سوات کی خدمت کی ہے، جس نے سوات کو کچھ دیا ہے، میرے خیال سے جو ہمارے ہیروز ہیں، ہم ان کو سلوٹ پیش کرتے ہیں، ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ کسی بھی ادارے کو ٹارگٹ کرنے سے پہلے مہربانی کریں، کیونکہ یہ ہمارے ادارے ہیں، چاہے وہ نیب ہے، چاہے دوسرے ادارے ہیں، ہمیں ان کا احترام کرنا چاہیئے، ہم سب کو کرنا چاہیئے، ہم نے اس لئے بنایا ہے کہ جو کرپشن کرے گا، وہ اس پر ہاتھ ڈالے گا۔ جناب سپیکر، میں عرض کروں گا کہ اداروں کو ٹارگٹ کرنے کی بجائے آپ کے پاس عدالتوں کے دروازے کھلے ہیں، آپ جائیں، آپ کے پاس شواہد ہیں تو جائیں لیکن اگر آپ سیالکوٹ کا الیکشن ہار گئے، آزاد کشمیر کا الیکشن ہار گئے، اس کا غصہ اب یہاں پر اتار رہے ہیں، یہ زیادتی ہوگی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ طفیل انجم صاحب۔

جناب طفیل انجم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ څنګه چې دې نورو ممبرانو صاحبانو د بجلئ په باره کښې خبرې اوکړې نو یقیناً چې د بجلئ مسئله په ټوله صوبه کښې ده، په ټول پاکستان کښې ده او په دې چا سوچ نه دے کړے، چا پرې کار نه دے کړے، په دې وجه دا مسئله ده۔ ان شاء الله تعالیٰ څنګه چې تاسو ته پته ده چې مونږ په کومو ډیمونو باندې کار شروع کړے دے، هغه به مونږ سرته هم رسوؤ، دا مسئلې به حل کیږی۔ زما یو دوه تجویزونه دی او هغه دوه تجویزونه دا دی، زمونږ په صوبه کښې چې څومره ګرډ سټیشنز موجود دی، زه به د خپلې صوبې د حلقې چې کوم زمونږه مردان کښې د هوسئ ګرډ سټیشن دے، د هغې مثال به درکړم، هلته ټوټل پینځلس فیډرې دی او په هغه پینځلس فیډرو باندې مختلف، په هر یو فیډر باندې مختلف مختلف لوډ دے، لکه زه به دا اووایم چې په ایس پی جی باندې چار سو ایمپیئر لوډ دے، چې معمولی ګرمی شی نو دا چار سو ایمپیئر لوډ په هغې باندې زیاتیږی، بجلی Trip کیږی او ورسره د بخشالی او د ساولډهیر په دې فیډرو باندې هم Overload دے، Overload فیډرې دی، چې معمولی ګرمی شی نو دا فیډرېTrip شی، هلته ډیره زیاته مسئله شروع شی۔ دا باقی په دې پینځلس فیډرو کښې دا نورې فیډرې بنې دی، لکه په چار سو ایمپیئر په ځائې باندې په چا باندې سو ایمپیئر دی، په چا باندې ایک سو بیس (120) دے، په چا باندې ایک سو تیس (130) دے، زما دا تجویز دے چې محکمه واپډا دې داسې اوکړی چې په ټوله صوبه کښې چې څومره هم ګرډ سټیشنز دی، په هغې باندې د مختلفو فیډرو چې د چا فیډر په یو کلی باندې تلے دے او د بل کلی فیډر باندې چې کوم لوډ دے، هغه هغې سره Touch تلے دے، هغه چې کوم Overload feeder نه دے نو د هغې نه دې ورته هغه لوډ شفټ کړی۔ داسې چې دا ټول لوډونه شفټ شی، Equally distribute شی نو انصاف به هم اوشی او بل هغه به Temporary د هغه خلقو دا مسئله حل شی۔ دویم تجویز دا دے چې واپډا ته چې مونږه د ټرانسفارمرو د پاره د پولونو د پاره Payment کوؤ، هغه Payment چې ورته اوکړو نو هغه مونږ ته لیټ ملاویږی، که دوئ دا خپل Capacity strengthen کوی نه، نو په دې باندې پراونشل ګورنمنټ سره او وزیراعلیٰ صاحب سره زمونږ یو میټینګ پکار دے چې اوشی، مونږه د

ټرانسفارمرو د پولونو دا Purchases چې کوم دی یا هر څه میټیریل څومره چې هم دی، دا مونږه په خپل Through یا د PEDO ډیپارټمنټ یا دې له د یو دا سې Autonomous body جوړه کړی چې هغه زمونږه پراونشل ممبرانو صاحبانو له کوی، کوم فنډ صوبائی ګورنمنټ ورکوی، د هغې Purchase Purchasing زمونږ په صوبه کښې کیږی، دا به یو بهترین حل وی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: اچھی تجویز ہے۔ڈاکٹرامجد خان صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، چونکہ ہمارے معزز ایم پی اے اختیار ولی صاحب نے سوات کے حوالے سے کچھ باتیں کی ہیں،اس کے بارے میں میں تھوڑی سی گزارشات پیش کروں گا۔سب سے پہلے انہوں نے کہا کہ ہم نے سوات میں کوئی نئ یونیورسٹی نہیں بنائی، ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ الحمد للہ سوات میں اس گورنمنٹ نے جو ہمارا موجودہ Tenure ہے،اس میں ایک ایگریکلچر یونیورسٹی کی بلڈنگ شروع ہو چکی ہے اور ساتھ میں انجنیئرنگ یونیورسٹی کی جو کبل میں گالف کا گراؤنڈ تھا،اس میں اس کی باقاعدہ طور پر کنسٹرکشن شروع ہے۔اس کے علاوہ سوات کی تین تحصیلوں میں Sub campuses جو ایک تحصیل بری کوٹ میں باقاعدہ طور پر پچھلے دنوں بھی کامران بنگش صاحب وہاں گئے تھے، جو ایگریکلچر، انجنیئرنگ یونیورسٹی کے Sub campuses کا اس نے Visit بھی کیا تھا،اس پر کام بھی جاری ہے۔اس کے ساتھ جو ایگریکلچر یونیورسٹی ہے،اس کا بھی جو Sub campus ہے،اس پر کام جاری ہے،ان کی اطلاع کے لئے عرض تھی، کیونکہ یہ تو ہوا میں باتیں کر لیتے ہیں جن کا حقائق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔دوسری بات انہوں نے نواز شریف کڈنی ہسپتال کے بارے میں کی، چونکہ یہ بھی سوات سے Related ہے، آپ سب کو پتہ ہے کہ یہ نواز شریف کا ذاتی پیسہ نہیں تھا، یہ پنجاب ٹرسٹ کا پیسہ تھا جس سے یہ ہاسپیٹل بنا، پھر اس ہاسپیٹل کو صوبائی حکومت کے حوالے کیا گیا،اس ہاسپیٹل کے جتنے بھی ملازمین کی Salaries ہیں،اس کے اخراجات ہیں، وہ سارے صوبائی حکومت برداشت کرتی ہے،اس وجہ سے کیبنٹ میں یہ بات آئی کہ کیوں نہ ہم اپنے ایک ایسے ہیرو جو سوات ریاست کا والی رہ چکا ہے، سوات کا بادشاہ رہ چکا ہے،اس کے نام پر کیوں نہ رکھا جائے؟ آپ سب کو پتہ ہے کہ 1969ء سے پہلے سوات میں والی سوات کے دور میں جب یہ سٹیٹ تھا، انہوں نے وہاں پر ایجوکیشن کا کس

طرح ایک مربوط نظام بنایا تھا، وہاں پر اس نے ہیلتھ کا کس طرح نظام بنایا تھا۔ جناب سپیکر، میں پچھلے دنوں کالام گیا تھا، کالام سے آگے میں دو گھنٹے پیدل گیا، وہاں پر بیویون ایک جگہ ہے، وہاں سے میں جب پیدل گیا، وہاں پر بھی اس وقت کی ایک ڈسپنسری بنی ہوئی تھی، یعنی وہاں پر ابھی تک روڈ نہیں ہے لیکن انہوں نے وہاں بھی کام کیا تھا، اس لئے وہ ایک لیجنڈ بندہ تھا، اس لئے اس کا نام رکھا، کیبنٹ نے اس کی باقاعدہ طور پر منظوری دی ہے، یہ نواز شریف کا پیسہ نہیں تھا کہ نواز شریف نے اس پر پیسہ لگایا، وہ نواز شریف کے نام پر رکھا جائے۔ جناب سپیکر، نواز شریف یہ گلہ کرتے رہتے ہیں، پہلے تو یہ اس طرح کے کو ئسچنز اٹھاتے ہیں، جب ہم ان کو جواب دیتے ہیں تو پھر یہ ایوان میں کھڑے ہو جاتے ہیں، ہم ان کی باتیں بالکل آرام سے سن لیتے ہیں لیکن ہمارے جواب پھر سنتے نہیں، کیونکہ ان کے پاس سننے کے لئے کچھ ہوتا نہیں، ان کے پاس کوئی حقائق نہیں ہوتے، نواز شریف کو کس نے چوری میں، ڈکیتی میں نااہل کیا یا اس طرح ہم سمجھ لیں کہ اس پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے اس کو چور اور بد دیانت Declare کیا ہوا ہے، اس وقت جب وہ وزیر اعظم تھا، وزیر اعظم کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، میرے خیال میں اگر اس طرح کی باتیں کر لیتے، ہم سوات کے لوگ کیوں ایک چور کے نام پر ایک ہسپتال کا نام رکھ لیں؟ دوسری بات جو انہوں نے لوڈشیڈنگ کے بارے میں کہی کہ ہم ان کو زیرو پرسنٹ لوڈشیڈنگ دے کر گئے تھے، میں ان کو چیلنج کرتا ہوں، آپ نے ذاتی باتیں کی ہیں، ذاتی Attack کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ: اب سنیں، ہمیں پتہ ہے، آپ کو تکلیف ہے، تکلیف اس لئے کہ کشمیر میں آپ ہارے ہیں، تکلیف اس لئے کہ سیالکوٹ میں آپ ہارے ہیں، ان شاءاللہ آپ ہاریں گے، آپ کا بیانیہ اداروں کے خلاف ہے، آپ کا بیانیہ قوم کو Acceptable نہیں ہے، اس لئے آپ چیخیں گے، آپ چلائیں گے، آپ روئیں گے بھی اور خان صاحب نے آپ کو رلایا بھی۔۔۔۔۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں جی۔

وزیر ہاؤسنگ: آپ کو چیخنے پر مجبور بھی کیا ہے، آپ چیخیں گے لیکن ہم حقائق آپ کو بتائیں گے، حقائق کو سنیں گے-----

Mr. Speaker: Doctor Sahib, address to the Chair, please.

وزیر ہاؤسنگ: اختیار ولی صاحب، آپ نے جب Attack کیا ہے تو ہم سنتے رہے لیکن جس بندے کے پاس دلیل نہیں ہوتا وہ چیختے ہیں، وہ چلاتے ہیں-----

Mr. Speaker: Doctor Sahib, please address to the Chair.

وزیر ہاؤسنگ: وہ حقائق سننا نہیں چاہتے، آپ کے پاس دلیل نہیں ہے-----

Mr. Speaker: Please, address to the Chair.

وزیر ہاؤسنگ: آپ چوروں کا ٹولہ ہیں، آپ کا لیڈر چور ہے، پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے اس کو چور Declare کیا ہوا ہے، ہم کیوں ایک چور کے نام پر پاکستان میں ہسپتال کا نام رکھیں؟-----

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر-----

Mr. Speaker: No cross talk.

وزیر ہاؤسنگ: اس طرح ہو ہی نہیں سکتا، پاکستان میں نہیں، دنیا کی تاریخ دیکھیں-----

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، میری طرف دیکھیں، ادھر بولیں۔

وزیر ہاؤسنگ: دنیا کی تاریخ میں کسی بھی چور کے نام پر کوئی ادارہ نہیں ہے-----

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، ڈاکٹر صاحب کو میری طرف موڑ دیں۔

وزیر ہاؤسنگ: کسی بھی ادارے کو، دنیا کی تاریخ میں نہیں، اکبر ایوب صاحب، ان کو بٹھائیں، آپ ان کو بٹھائیں-----

جناب سپیکر: آپ Chair کو Address کریں۔

وزیر ہاؤسنگ: ان کو بٹھائیں، ان کو سننے کی توفیق عطا کریں-----

Mr. Speaker: Please, address to the Chair.

وزیر ہاؤسنگ: وہ اپنی دوائی لینے گیا ہوا ہے، ابھی تک واپس نہیں آیا-----

جناب سپیکر: اختیار ولی صاحب، آپ بعد میں بات کر لیں، ان کی بات سنیں، بعد میں آپ بھی کر لیں۔

وزیر ہاؤسنگ: جناب سپیکر صاحب، انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت نے-----

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو موقع دے رہا ہوں، بی بی، ان کے بعد آپ کا نمبر ہے، آپ کی جو مرضی ہے بات کریں۔

وزیر ہاؤسنگ: جناب سپیکر صاحب، وہ آرام سے سنیں، برداشت کر لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی، آپ ابھی بیٹھ جائیں، پھر نمبر نہیں دوں گا اگر آپ ابھی کریں گی تو۔

وزیر ہاؤسنگ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر ہاؤسنگ: جناب سپیکر صاحب، انہوں نے کہا کہ ہم زیرو پرسنٹ لوڈشیڈنگ دے کر گئے تھے، شہباز شریف کی 2018 Statement election campaign میں دیکھ لیں، انہوں نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے کہا تھا کہ اس ملک میں ہم لوڈشیڈنگ کو اگلے بیس سال میں بھی ختم نہیں کرا سکتے، کس طرح یہ کہتے ہیں؟ یا تو ان کے لیڈر کا بیانیہ تھا یا ان کے پاس انفارمیشن غلط تھی یا یہ آج جھوٹ بول رہے ہیں۔ میرے خیال میں ان کے پاس کچھ ہوتا نہیں ہے، اس لئے یہ اسمبلی میں اٹھ کر Point scoring کے لئے اس طرح کی باتیں کرتے ہیں، جب ہم ان کو جواب دیتے ہیں تو یہ چیختے چلاتے ہیں لیکن ان کا گناہ نہیں ہے، گناہ اس لئے ان کا نہیں ہے کہ ان کو کشمیر میں تکلیف پہنچی ہے، سیالکوٹ میں ان کو تکلیف پہنچی ہے (تالیاں) اور ان کو پتہ ہے کہ اگلے الیکشن میں ان شاءاللہ یہ زیرو ہو جائیں گے، اس وجہ سے یہ Point scoring کے لئے یہاں پر کھڑے ہو جاتے ہیں، ہم اگر جواب دیتے ہیں تو پھر ان کا رویہ یہی ہوتا ہے۔ میری یہی گزارشات تھیں، تھینک یو۔ ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ امجد صاحب کے لئے یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے ثوبیہ شاہد صاحبہ، پھر بابک صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثوبیہ شاہد کے بعد بابک صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، مجھے ایک منٹ دیدیں پلیز، ایک منٹ-----

جناب سپیکر: جی ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، اگر چوری ہے تو وزیر اعظم میاں نواز شریف کو اقامے پر عدالت نے نااہل کیا ہے، اس کو چوری اور ڈکیتی پر نہیں، پتھروں کی چوری، ڈکیتی اور سمگلنگ جمائما اور عمران خان نے کی تھی، پتھروں کی سمگلنگ کی تھی-----

جناب سپیکر: مہربانی کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: پاکستان سے قیمتی پتھر جمائما اور عمران خان نے چرائے تھے جو لندن لیکر گئے تھے، ادھر گولڈ سمتھ کے محل میں لگوانے کے لئے-----

(شور)

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی کی بات سنیں، پلیز۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: چوری تو اس نے کی تھی، جناب سپیکر صاحب، وہ کیسے بکے، آپ لوگوں کی جھوٹ آرٹیکل 60 اور 62 میں آپ کا ہر ممبر With Prime Minister-----

جناب سپیکر: آپ ذرا آہستہ بولیں کہ ہم آپ کو سمجھ سکیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: پرائم منسٹر وہ نااہل ہیں، جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: ذرا آہستہ بولیں تاکہ ہمیں اس بات کی سمجھ آسکے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اچھا، جناب سپیکر صاحب، چور عمران خان ہے اور جمائما جو 1994ء میں قیمتی پتھر چرا کر باہر لے گئے تھے-----

(شور)

جناب سپیکر: مہربانی کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میاں نواز شریف اقامے کے اوپر نااہل ہو چکا ہے، جناب سپیکر صاحب، آپ کے سارے ممبران آرٹیکل 60 اور 62 میں آتے ہیں-----

(شور)

Mr. Speaker: No cross talking, please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: کیونکہ یہ جھوٹ بولتے ہیں اور فلور پر جھوٹ بولتے ہیں، اس کرسی کے بھی اہل نہیں ہیں، جس منسٹری کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ آپ نے اس صوبے میں آٹھ سال حکومت کی ہے لیکن کہتے ہیں پچھلی حکومت نے، پچھلی بھی آپ لوگوں کی حکومت تھی، ایک منسٹر کو اٹھا کر کہتے ہیں کہ اس نے چوری کی ہے، پھر اس کو لے آیا، پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے چوری کی ہے، یہ شوکت یوسفزئی سے Start میں ہوا تھا، اس کے بھائی پر چوری کا الزام لگا تھا، ابھی تک ہر مہینے اس کو چوری سے نکالتے ہو، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، Personal attacks پر نہ آئیں، مہربانی کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: کون کون سے اداروں کو کرے گا، ابھی قلندر لودھی جو ابھی اپنی نااہلی پر Personal یہ سارے۔۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں، No personal attacks.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، ہمارے قائد پر وہ Personal attacks کر رہے ہیں، ہم ایک ایک کے اوپر Personal جائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، اس کو تمیز ہی نہیں ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی، آپ کی بات بالکل ہمیں سمجھ نہیں آ رہی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ان کو ادب ہی نہیں آتا کہ یہ لوگ صحیح بول سکیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ آہستہ بولیں تاکہ ہمیں سمجھ آئے، مائیک قریب کریں، آہستہ بولیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، ان کو ادب ہی نہیں ہے کہ یہ لوگ بول سکیں، وہ وزیراعظم اس ملک کا رہ چکا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے آواز سمجھ نہیں آ رہی، مائیک خراب ہے یا ان کی آواز خراب ہے، مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جس موٹروے کو یہ استعمال کر رہے ہیں، جناب سپیکر صاحب، مالم جبہ سوات لوگوں کے ممبران نے جو چوری کی ہے، جو غصب کیا ہے، اس کو دیکھ کر۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میرے خیال میں یہ اسمبلی ہے، یہ صوبے کی ایک اسمبلی ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں، فلور ان کے پاس ہے، ان کو بات کرنے دیں۔

(شور)

جناب سردار حسین: مہربانی جناب سپیکر، مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے، یہ صوبائی اسمبلی ہے، پختونخوا کا ایک منتخب جرگہ ہے، ہم جتنے بھی ممبران یہاں پر بیٹھے ہیں، پی ٹی آئی ہے، جتنی بھی جماعتیں ہیں، ہم اس صوبے کی وکالت کے لئے یہاں پر بیٹھے ہیں، یہ ماحول میں پچھلے نو سال سے دیکھ رہا ہوں، مسلم لیگ اور پی ٹی آئی کا مقابلہ ہوتا ہے، ہم یہاں نہ کسی لیڈر کی وکالت کے لئے چوبیس گھنٹے بیٹھے ہیں اور نہ کسی کی مخالفت کے لئے بیٹھے ہیں، ہم تمام اسمبلی کے ممبران اپنے صوبے کے مسائل، مشکلات کی نمائندگی اور وکالت کرنے کے لئے یہاں پر آئے ہیں، میں سمجھتا ہوں نواز شریف بھی زندہ باد اور عمران خان بھی زندہ باد، دونوں لیڈر زندہ باد، میں وہ بندہ ہوں، مسلم لیگ والے بھی ذرا توجہ سے بات سن لیں، آپ ایک دوسرے کی باتیں سنتے نہیں ہیں لیکن ایوان اور اس ہاؤس میں آپ لوگوں نے ایک ایسا ماحول بنایا ہے، کم از کم مجھ جیسے سیاسی کارکن کے لئے یہاں بیٹھنا اور پھر ممکن نہیں رہے گا۔ اب یہ کیا مسئلہ ہے؟ ایک طرف سے کہتے ہیں کہ چور ہے، دوسری طرف سے آپ جج ہو، آپ عدالت ہو، آپ وکیل ہو، اوہ بھائی، نیب جانیں، عدالتیں جانیں اور ان کے کام جانیں، میں اگر یہ کہوں کہ پختونخوا سے اور پختونخوا کا جو سی پیک کا مغربی روٹ ہے، یہ کون لے گیا ہے؟ وہ بھی ایک پنجاب کا لیڈر لے گیا ہے، جس کا نام نواز شریف ہے، ہم اگر پچھلے کئی دہائیوں سے اپنی بجلی کے خالص منافع کے لئے ترس گئے ہیں، کیا پی ٹی آئی کے میرے بھائی اور میرے Colleagues اس ہاؤس کو مطمئن کر سکتے ہیں کہ اے جی این قاضی فارمولے کے تحت پچھلے تین سال سے آپ لوگوں کی حکومت ہے، آپ پچھلے تین سال سے مرکز میں حکومت میں ہیں، یہ لوگ مجھے بتائیں کہ جو میرے Constitution نے مجھے Right دیا ہے، Constitution میں ہم لوڈ شیڈنگ پر بات کرتے ہیں، یہ

Constitution میں ہے، آئین پاکستان کے آرٹیکل 157 میں ہے، آپ پڑھیں، اس کے لئے ہم تین سال سے یہاں پر لڑے ہیں، ہم اپنے صوبے کو کیا جواب دیں گے؟ میرے صوبے میں گرمی سے لوگ مر رہے ہیں، اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے لوڈشیڈنگ ہے، چھتیس چھتیس گھنٹے لوڈشیڈنگ ہے، جناب سپیکر، ممبران اسمبلی آئین پڑھیں، آئین میں لکھا ہوا ہے کہ جو Transmission lines ہیں، اب یہ دیکھو، یہ بہت بڑی بات ہے، یہ ہاؤس کی انفارمیشن کے لئے، آپ کو پتہ بھی ہے کہ آئین کے آرٹیکل 157 اور 158 میں کوئی ابہام نہیں ہے، اس میں تفصیل اور ڈیٹیل سے ہے، ہم چھ ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرتے ہیں، یہاں پر ایک گھنٹہ سے اس پر سیشن ہو رہی ہے، وہ کہہ رہے کہ ہم نے دس ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کی ہے، سسٹم میں لایا ہے، آپ کیا لائے ہو؟ میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ جو دس ہزار میگاواٹ بجلی ہے اس کی Per unit production cost کتنی ہے؟ خمیازہ پختون بھگت رہے ہیں، پاکستان نہیں بھگتا رہا، سزا ہمیں مل رہی ہے، پچہتر (75) پیسے پر ہم ایک یونٹ بجلی پیدا کر رہے ہیں، یہ ہمارے صوابی کے اور ہری پور کے ممبران سامنے بیٹھے ہیں، تربیلا پاور سٹیشن چار ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کر رہا ہے پچہتر (75) پیسے پر، مجھے کتنے میں پڑ رہی ہے؟ آیا یہ آئین پاکستان کی خلاف ورزی نہیں ہے، آیا یہ خلاف ورزی کوئی خدانخواستہ عسکری تنظیم کر رہی ہے یا منتخب حکومت کر رہی ہے؟ ہمیں یہ پوچھنا چاہیئے۔ میرے صوبے میں ژالہ باری ہوئی، طغیانی آئی، شدید بارشیں ہوئیں، ہم یہاں ایک Mind سے اسمبلی میں آتے ہیں کہ اپنے علاقے کے مسائل اٹھائیں، اپنے صوبے کے مسائل اٹھائیں، یہاں پر روزانہ پی ٹی آئی اور مسلم لیگ مشت و گریبان ہوتے ہیں، یہ ہماری ذمہ داری ہے، میرے اپنے علاقے میں بین الاضلاعی، اکبر ایوب خان اگر نوٹ کر لیں، بین الاضلاعی روٹ صوابی بونیر بالکل منقطع ہیں، چونکہ قدرتی آفت ہے، قدرتی آفت میں یہ نہیں ہے کہ پی ٹی آئی کا قصور ہے، ہم قدرتی آفت میں تمام ایک Page پر ہیں، قدرتی آفات اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہوتے ہیں، لہذا اس امتحان میں کوئی Political scoring نہیں ہے، طوطالئی کا جو Bridge ہے، اخوند سرائے کا Bridge ہے، تینولوڈھیری کا Bridge ہے، بد قسمتی سے میرے علاقے کے روڈز یعنی ان آفتوں کے علاوہ بھی کھنڈرات کی شکل میں تبدیل ہو گئے ہیں لیکن ان بارشوں نے جو تباہی مچائی ہے، سارے صوبے میں جو غریب لوگوں کے کچے کچے مکانات تھے وہ گر گئے ہیں یا ان کو نقصان پہنچا ہے، کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا

ہے، کھڑے باغات کو نقصان پہنچا ہے، زمین کی کٹائی ہو گئی ہے، لہذا میرا مطالبہ ہے، میری رائے بھی ہے کہ حکومت کو فوری طور پر ان تمام علاقوں کو آفت زدہ قرار دینا چاہیئے۔ وزیر اعلیٰ صاحب اور حکومت سے ریکویسٹ ہے کہ ان تمام اضلاع کو ایمرجنسی طور پر فنڈز ریلیز کریں، لوڈشیڈنگ کا جو مسئلہ ہے اتنا شدید ہے، کتنا بڑا ظلم ہو رہا ہے کہ چھ ہزار میگاواٹ بجلی ہم پیدا کر رہے ہیں، ہمارے حصے میں وہ ہمیں تئیس سو (2300) میگاواٹ دے رہے ہیں لیکن ہماری Transmission lines afford نہیں کر رہی ہیں، فیڈرز Trip کر رہے ہیں، Grid stations trip کر رہے ہیں، ٹرانسفارمرز کی وجہ سے تو تمام ممبران کو، میں تو کہہ سکتا ہوں کہ ہم تمام ممبران کو گالیاں پڑ رہی ہیں۔ اب اس Transmission lines کو کس نے Repair کرنا ہے؟ جناب سپیکر، آپ اندازہ کریں، یہاں پر میں Inter Provincial Coordination Committee کا چیئرمین ہوں، ہم نے چار سال کا حساب کتاب کیا، اے جی این قاضی فارمولے کے تحت صوبہ پختونخوا کا مرکز کے ذمے پانچ سال سے چھ سو اڑتیس (638) ارب روپے بنتے ہیں، یعنی مرکز نے صوبے کو ادا کرنے ہیں۔ میں یہاں پر بار بار یہ Offer کرتا ہوں، اگر ہمیں پانچ سال کا خالص منافع ملا تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں، ہم وزیر اعلیٰ صاحب کو کہہ دیں گے کہ ہمیں فنڈز نہ دیں، اسی صوبے کی جتنی Transmission lines ہیں ان تمام Transmission lines کو Repair کر دو تاکہ Line loses نہ ہوں، تاکہ کم وولٹیج کا مسئلہ نہ آئے یا آپ حساب کتاب کر لیں، یہ بوسیدہ Transmission lines کی وجہ سے سالانہ ایم اینڈ آر کی مد میں ٹرانسفارمرز کی Repair پر، گرڈ سٹیشن کی Repair پر اور فیڈر کی Repair پر اور Lines کی Repair پر اربوں روپیہ ہمارا لگتا ہے، ہمیں شروع کرنا چاہیئے جو سرد علاقے ہیں، جو اضلاع ہیں، ان کو بعد میں رکھیں لیکن جو گرم علاقے ہیں، جو وہاں پر بوسیدہ Transmission lines اس کی Repair شروع ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، بہت بڑا ظلم ہو رہا ہے، میں پی ٹی آئی کے ممبران کو اور مسلم لیگ کے ممبران کو ریکویسٹ کرتا ہوں، آپ حالت دیکھیں، میرے صوبے کے عوام کی اب بکرا عید ابھی گزر گئی، حالت غربت اس حد تک پہنچی ہے کہ لوگ قربانیاں نہیں کر سکے، مہنگائی کو آپ دیکھیں، لوگ Afford نہیں کر سکتے، یہ ہمیں ماننا چاہیئے، میں Criticize کروں گا، جب عید آتی ہے، حکومت کی مثال تو ماں باپ کی مانند ہوتی ہے، غریب سے غریب والدین بھی عید میں

بچوں کے لئے اور بچیوں کے لئے کپڑوں کا انتظام کرتے ہیں، فوڈ آئٹمز کا انتظام کرتے ہیں، وہ Gift ہوتے ہیں، وہ تحفے ہوتے ہیں، عید سے چار دن پہلے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ، کیا یہ ماں باپ عوام کو تحفہ دے رہے ہیں؟ عید سے چار دن پہلے گھی اور فوڈ آئٹمز کی قیمتوں میں اضافہ، یہ حکومت اور ریاست تو ماں باپ کی مانند ہیں، کیا ماں باپ اپنے بچے بچیوں کو یہ Gift دیتے ہیں؟ Already ہم بہت ہی کمزور اور غریب ہو گئے ہیں، یہ ہمیں ماننا پڑے گا، ان چیزوں پہ بحث نہیں کرنی چاہیئے، آپ تمام Elected لوگ ہیں، اپنی Constituencies میں آپ لوگوں سے مل رہے ہیں۔ جناب سپیکر، روزگار کے وہ مواقع پرائیویٹ سیکٹر میں ایک مختص Amount circle میں ہوتی تھی، مرکز ہمیں کچھ نہیں دے رہی، لہذا میں یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہم کریں، آپ لوگ اپنی پارٹی کی اچھائی بیان کریں، ہم لوگ اپنی پارٹی کی اچھائی بیان کریں لیکن ماحول کو ایسا نہیں بنانا چاہیئے۔ باقی جو موضوعات ہوتے ہیں یا باہر کے جو مسائل ہیں، پھر اس پر ہمیں موقع نہیں ملے گا کہ ہم اپنے صوبے کے عوام کی وکالت کریں، لہذا Political maturity کا مظاہرہ کرنا چاہیئے، آپ کی حکومت ہے، آپ کو بہت بڑی برداشت کرنی پڑے گی، آپ جیتے ہو، آپ کشمیر بھی جیتو گے، آپ گلگت بھی جیتو گے، آپ ساری دنیا جیتو گے، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن مسائل کے حل کی طرف ہم سب کو متوجہ ہونا چاہیئے۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں، یعنی انسان حیران ہو جاتا ہے کہ ہمارا صوبہ مالی وسائل سے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارا انحصار مرکز پر ہے لیکن اگر ہمیں آئین پاکستان کے مطابق اپنے حقوق دیئے گئے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں ہم باقی صوبوں کو اور مرکز کو قرض دیں گے، جتنے بھی ہمارے بیرونی قرضے ہیں وہ ہم پانچ سال میں ختم کر سکتے ہیں، Throw forward جتنا بھی، ابھی ہمارا نو سو چوہتر (974) ارب تک پہنچ گیا ہے، آنے والے پانچ سال میں ہم اس سے نکل سکتے ہیں، لہذا اب دو سال رہ گئے ہیں، یہ تو دوبارہ ہم Election campaign میں جا رہے ہیں، لہذا اس طرح کی ہلڑ بازی کے بجائے، اس طرح کے ایک دوسرے پر الزامات لگانے کے بجائے اور ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھالنے کی بجائے ہمیں اپنے صوبے کی وکالت کرنی چاہیئے، بلکہ میں تو یہ تجویز دے رہا ہوں کہ ہمارے صوبے کے جتنے بھی ایم این ایز ہیں، وہ وہاں پر کیا کر رہے ہیں، ان کے پاس آئین کی کاپی نہیں ہے، وہ 2023ء میں دوبارہ اپنے صوبے کے عوام سے ووٹ نہیں مانگیں گے، وہ کیا جواب دیں گے؟ اپنے صوبے

کے عوام کے لئے انہوں نے تیل کی رائلٹی، آمدن کی بات کی ہے، انہوں نے گیس کے استعمال اور آمدن کی بات کی ہے، انہوں نے قومی اسمبلی میں بجلی کے استعمال اور بجلی کی رائلٹی کے لئے اپنی بات کی ہے، ٹوبیکو کا مجھے Cess مل رہا، ہری پور میں، صوابی میں، بونیر اور مانسہرہ میں دنیا کی بہترین ورجینیا ہے، جس کا ہمیں Cess مل رہا ہے، میرے اربوں، کھربوں کی معدنیات بجائے اس کے کہ ہم اپنے بینک سے، خیبر بینک سے اپنے تمام Lease holders کو مشینری خریدنے کے لئے انتہائی کم نرخوں پر قرضے دے دیں۔ جناب سپیکر، میری پچانوے (95) فیصد معدنیات Blasting کی وجہ سے ضائع ہو رہی ہیں، ساری دنیا میں Cutter آئے ہیں، معدنیات کا ایک Stock ہے، وہ تو ختم ہو رہا ہے، لہذا ان تمام مسائل کے لئے میں دوبارہ بڑی سنجیدگی کے ساتھ کہ ہم عوامی نیشنل پارٹی وہ اپوزیشن نہیں ہیں، اپوزیشن برائے اپوزیشن کریں، صوبے کے مسئلے میں، صوبے کی مشکل میں، پی ٹی آئی ہو یا جو بھی جماعت ہو، ہم شانہ بشانہ ان کے ساتھ کھڑے رہیں گے، اپنے صوبے کی وکالت کریں گے، اپنے صوبے کے حقوق کے لئے لڑیں گے، لہذا میں تمام ممبران سے، مسلم لیگ کے ممبران سے، پی ٹی آئی کے ممبران سے ایک دفعہ پھر ریکویسٹ کرتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہم آپس میں لڑیں، پنجاب کو کیا نقصان ہوا ہے؟ پنجاب کو مشرف کی حکومت میں نقصان نہیں ہوا، پنجاب کو نواز شریف کی حکومت میں نقصان نہیں ہوا، پنجاب کو عمران خان کی حکومت میں نقصان نہیں ہوا، نقصان ہمیں ہو رہا ہے، منسٹر سے پوچھیں، آپ خود اندازہ کریں، آپ بھی عوامی نمائندے ہیں، پچھلے سات سال سے، چھ سال سے، پانچ سال سے اور چار سال سے لوگ آپ کے کام کر رہے ہیں، آپ کو تنگ کر رہے ہیں، جب ایک سکیم شروع ہو جاتی ہے تو وہ چار سال میں اور پانچ سال میں کمپلیٹ نہیں ہوتی، یہ مسئلہ آپ کو بھی ہے اور یہ ہم سب کو بھی ہے، آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے آئینی حقوق نہیں مل رہے ہیں، لہذا ہم سب کو اپنے اس صوبے کے آئینی حقوق کے لئے متحد ہونا چاہیئے، خواہ ہمارا تعلق کسی بھی پارٹی سے ہو، ہر ایک بندہ اپنی پارٹی کا جھنڈا اٹھائے لیکن بات اسی صوبے کی آئینی حقوق کا کریں، صوبے کی نمائندگی کا حق ادا ہو جائے گا۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you Babak Sahib, excellent speech. Ji, Shaukat Yousafzai.

وزیر محنت وافرادی قوت: بابک صاحب نے جو باتیں کیں، میں آپ کا مشکور ہوں، یہ تو کم از کم تسلیم ہوا ہے کہ ہمیں ڈیم بنانے چاہیئے تھے، ہمیں صوبے کا پانی استعمال کر لینا چاہیئے تھا لیکن بد قسمتی سے نہیں ہوا، اب ہو رہا ہے۔ انہوں نے جو اے۔جی این قاضی فارمولے کی بات کی، یہ کوئی آج کا مسئلہ نہیں ہے، نہ ہمارے تین سالوں کا مسئلہ ہے۔۔۔۔

(ظہر کی اذان)

وزیر محنت وافرادی قوت: ان شاءاللہ بنکلې خبره به وی، زمونږه خو دا خواهش دے چې هر څوک خپلې خبرې کوی نو هغه دې په ښه شان او انداز کښې کوی، مونږه به ئے هم اورو، زمونږه دې هم واوری خو چې دلائلو سره خبره کوی، مونږه به خوشحاله یو۔ جناب سپیکر، جس طرح میں نے کہا کہ ہم اے۔جی این قاضی فارمولے سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے ہیں، شروع دن سے لیکر آج تک یہ اگر ایک سال کا مسئلہ ہوتا، تین سال کا ہوتا، بالکل ہمارے گلے پڑتا، اس کو ہم مانتے کہ یہ ہمارا Failure ہے لیکن تیس پینتیس سالوں سے جو لوگ حکومت میں رہے، وہ حل نہیں کر سکے لیکن ان شاءاللہ تعالیٰ میں گارنٹی دیتا ہوں، جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ ہر مہینے ہمیں تین ارب روپے ملنا شروع ہو گئے ہیں، یہاں تو ہم نے ایسا دور بھی دیکھا ہے کہ لوگوں نے بجٹ رکوا دیئے تھے کہ اگر پیسے نہیں دیتے تو ہم بجٹ پیش نہیں کرتے، وہ صورتحال اب نہیں ہے، چھبیس (26) ارب روپے ہم نے ابھی اپنی اس حکومت سے وصول کئے ہیں، میرے خیال سے اب چیز Regularize ہو رہی ہے، اس میں ایشوز ہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ایشوز نہیں ہیں لیکن جہاں تک صوبے کا Stance ہے، ایک انچ بھی اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اے۔جی این قاضی فارمولہ ہمارا آخری فیصلہ ہے، حکومت کسی کی بھی ہو لیکن ہم اپنے صوبے کے اس Stance پر قائم ہیں اور جو نقصانات ہوئے ہیں، میں اس طرف آتا ہوں لیکن پہلے بابک صاحب میرے بھائی بھی ہیں، میرے کلاس فیلو بھی رہ چکے ہیں، بڑے اچھے انداز میں انہوں نے گفتگو کی لیکن ایک وقت تھا جس وقت اس صوبے کا نام خیبر پختونخوا رکھا جا رہا تھا، یہ لوگ Demand کرتے کہ نہیں ہمیں اے۔جی این قاضی فارمولہ کے مطابق اپنا حق چاہیئے، میرے خیال سے اس صوبے کے نام سے زیادہ وہ ضروری تھا، اگر وہ آج ہو جاتا تھا اس صوبے کا مسئلہ ہی حل ہو جاتا، آج صوبے کے عوام کو پریشانی ہی نہیں ہوتی لیکن یہ تھوڑی سی غلطی ان سے بھی ہوئی ہے، ٹھیک ہے نام کا ہم شکر گزار ہیں لیکن اگر یہ

Stance اس وقت رکھ لیا جاتا تو شاید آج اے جی این قاضی فارمولے کا مسئلہ حل ہوتا۔ جناب سپیکر، انہوں نے بات کی، اصل ایشو کی طرف آتا ہوں، بارشیں ہوئی ہیں، سیلاب، چونکہ پہاڑی علاقے ہیں، جن جن لوگوں کے پہاڑی علاقے ہیں ان سب کو پتہ ہے کہ کتنی تکلیف سے لوگ گزر رہے ہیں؟ ہمیں اس کا احساس ہے، میں پچھلے دنوں اپنے حلقے میں بھی گیا، بہت سارے Link roads ہیں وہ بند ہیں، ابھی بابک صاحب نے بھی بات کی، انہوں نے بھی اپنی سڑک کا ذکر کیا، جناب سپیکر، اسمبلی سیشن کے بعد چونکہ وزیراعلیٰ صاحب سے میری بات ہوئی، انہوں نے مجھے یہ Instruction دی تھی کہ آپ جا کر ریلیف سیکرٹری کے ساتھ بیٹھ جائیں، ہمارے صوبے کی جتنی بھی سڑکیں بند ہیں، اس حوالے سے کوئی فیصلہ کریں، ان شاءاللہ تعالیٰ ڈپٹی کمشنر صاحبان سے بھی کہہ دیا گیا ہے، ڈسٹرکٹ انتظامیہ سے بھی کہ یہاں سے جو ریلیف آئے گا اس پر آپ سڑکیں، Link roads، لوگوں کو سہولت دیں، کوئی روڈ بند نہیں ہونا چاہیئے، سارے Link roads کھلنے چاہئیں۔ ساتھ ساتھ جو انہوں نے نقصانات کی بات کی، اس کے لئے بھی سروے کا حکم دے دیا گیا ہے، ضلعی انتظامیہ اس کا سروے کر رہی ہے، جن لوگوں کے نقصانات ہوئے ہیں، جو Genuine ہیں، جو ہماری پالیسی کے اندر ہیں، بالکل ان کو Accommodate کیا جائے گا، ان کا ازالہ کیا جائے گا۔ میں ایک دفعہ پھر مشکور ہوں، ساتھ یہ بھی ذکر کرتا ہوں کہ اگر بابک صاحب چاہیں تو میرے ساتھ ریلیف ڈیپارٹمنٹ جا سکتے ہیں، ان کے حلقے کا مسئلہ ہوگا، ان شاءاللہ تعالیٰ ان کو Priority پر عمل کر کے دیں گے۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 pm, Monday, 2nd August, 2021.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 2 اگست 2021ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)